

تَمَيِّرِ حَيَاةٍ

یمند سار فرنگ

سُنْت و بَدْعَتْ

مسلمان کے لئے تو حیدر و سنت کی پیر وی لازم ہے اور اسی طرح ترک و بدعت سے پھر ہیز لازم ہے۔ بدعت یہی ہے کہ اپنے پاس کے بے پسند چیزیں ایجاد کر کے دین و شریعت سے منسوب کردی جائیں اور ان کی پیر وی کو اسلام کی پیر وی سمجھا جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کے متعلق فرمایا: "ان لوگوں نے رہبانت کا ایک طریق عمل ایجاد کر کے اے اپنے لئے لازم سمجھا۔ حالانکہ رہبانت ایسی گوشہ نیزی اور دنیا کی جاذب و حلال نعمتوں کا استعمال ترک کر دینا ہم نے" اپر فرض نہیں کیا تھا اور نہ اس کا حکم دیا تھا" اور یہ دجھے کہ پھر وہ لوگ اپنے اس خلاف فطرت طریق عمل کی پیر وی بھی نہ کر سکے۔ اس لئے ہر وہ عقیدہ یا عمل جس کی تبیہ مادی اور شریعت میں کوئی سند نہ ہو بلکہ بدعت ہے، اختراع نفس ہے اور اس کی پیر وی عین مگرا ہی ہے راہ راست مخفی ہونا ہے بدعت کی ضد سنت ہے اور سنت آنحضرت کی حیات طبیۃ کا وہ دستور عمل ہے جسے اللہ تعالیٰ "اسوہ حسنہ" سے موسوم کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

"وَوَخْضُ اللَّهِ تَعَالَى كَيْ رَضَأْلَهُ إِوْرَوْزِ شَرِيجَاتْ كَأَرْزَوْمَدْ بُوْاْسْ كَلَهُرُسُولِ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" اطریق عمل ایک اسوہ حسنہ یعنی ایک مثالی سیرت ہے اور ایک دوسری جگہ فرمایا ہے: "ہمارے بھی اپنے خواہشِ نفس سے کچھ نہیں فرماتے، بلکہ ان کا کلام تو وحی ہے، جو ان کی طرف بھی گئی ہے۔" یعنی اپنے کھانی ہوئی شریعت سراسر میں جائب اللہ ہے، اختراع نفس نہیں ہے۔ ایک اور جگہ فرمایا ہے: "اسے سپری فضیں نادیجے کہ اے ایمان والوں اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو، تو یہی پیر وی اختیار کرو۔ میری اتباع کے اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو جاؤ گے"

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
ما خود ادا، ترجمہ فتوح القبیل

سالانہ چتنہ شور و سے

Regd No. LW/NP56
Fax No.: (0522) 380570

Principal 372336
Guest House: 73864 Ext. 20

TAMEER-E-HAYAT

FORTNIGHTLY
NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226 007 (India)

Rs. 5/-

آپ کی خدمت میں جدید و لکھش
سو فہرستی کے زیورات کیلئے

ہمارا نیا شور و م

گھنٹہ پیلس

حاجی عبدالرؤف خاں، حاجی محمد فتحی خاں، محمد مسعود خاں

ایک مینارہ مسجد کے سامنے اپنی بیٹت چوک لکھنؤ

فنی نمبر: ۲۶۷۹۱۰

اظہار احمد اینڈ سس پر فیورس، چوک لکھنؤ

فون نمبر: ۲۶۸۸۹۸

میو کے اصلی نورانی تیل
کی خاص پہچان

یبل پر لائسنس نمبر 77/18-U اور
کیپ کے اپر MAU CLIV میں تباہی ہے
اگرچہ دونوں پہچان نہ ہو تو نقل ہے۔



نورانی تیل

درد، زخم، چٹ، کٹنے کی مشہور دوا
اثرین کیمیکل کمپنی، مٹوانا تھکن بنی یوپی

چھنڈے دعاگار

چھنڈے دعاگار کے ذریعہ سکھوں کی جائی ہوتی ہے۔

AUTO REFRACTO METER AR.8.60

خود اولیک، کوئی لیس، باقی اندھیں ریزی یعنی بیسیں
پاک و دھمپ کے جھیلوں کا خاص مقام۔

ایک بار خدمت کا موقع دیں۔

آپشیشیں۔ اے۔ جھنپ (عیگ)
شکری کی موڑ کے زندگی بہتری۔ افلم کرام

<u>لر تعاون</u>	سالانہ ————— ۰۰ ا روپے
نی شمارہ ————— پانچ روپے	بیرونی مالک خصالی ڈاک :-
ایشیانی، یورپی، افریقی وامریکی مالک	۵۰ روپا
بیرونی مالک بھری ڈاک :-	بھری ڈاک جملہ ————— ا روپا

نکران اعلیٰ = مُسَاءِرَت = مولانا معین العزندوی
 مولانا عین الدین ندوی = مولانا عبدالحسن ندوی = مولانا عبد الصمد ندوی
 مولانا محمد رضوان = مولانا محمد صدیق ندوی = مولانا محمد رضا ندوی

اس دارہ میں اگر سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اس شمارہ پر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے، لہذا اگر آپ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا یہ خادم ندوہ العلار کا ترجمان آپ کی خدمت میں پہنچتا رہے تو سالانہ چندہ مبلغ سوتاڑ پئے بذریعہ منی آرڈر دفتر تعمیر حیات کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

ڪڙا ش

پسورد پے بدريعہ کی ارڈر دفتر تعمیر حیات کے پرہ پرار سال فرمائیں۔

خط و کتابت کا پتہ

میونچر تعمیر حیات پلوٹ بکس ۹۳ ندوۃ العلماء لکھنؤ ۰۷۶۰۰۲ یوپی
ڈرافٹ سکریٹری مجلس صحافت و نشریات لکھنؤ کے نام سے بنایں اور دفتر تعمیر حیات کے پرہ
پروداز کریں

ہر زیرشہر شاہدین نے پاریکھ آفٹ میں طبع کر لئے دفتر تعمیر حیات مجلس صحافت و نشریات ندوۃ العلماء لکھنؤ سے شائع کیا

دُور رہی ہوتی ہے، اور اپنے مقصد کو دہی حاصل کر پاتا ہے جو اپنے رب سے ڈرتا اور تقویٰ اختیار کرتا ہے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جوانی کی عمارت کی نزاکت اور اس کے دور میں اثرات و خطرات کو اچھی طرح سمجھتے تھے، لہذا اس کے علاج و مدد و مدد کے لئے فکر مندرجہ تھے۔

حضرت عبد الرحمن بن زید مددی ہے
فرمایا میں حضرت علقر اور اسود کے ساتھ عبد اللہ کے
پاس حاضر ہوا، عبد اللہ نے فرمایا، تم کچھ نوجوانوں کو
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں کچھ ملتا ہی
نہیں تھا۔ آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا جو شخص
استطاعت رکھتا ہو وہ شادی کر لے، شادی نکالو
کوئی بھی اور زنا سے بہت محظوظ رکھنے والی ہے اور
جو شخص شادی نہ کر سکتا ہو اس کے لئے روندہ رکھنا
ضروری ہے کہ روزہ ڈھال ہے، آپ
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکماز انداز
سے نوجوانوں کی بھائی کیفیت کا عملی اور محبت دعائی
کا شوق پیدا کرنے والے طریقے علاج کیا، آپ
سمجھ لیا کہ ابن عمر تجد نہیں پڑھتے۔ لہذا اس کا شوق
پیدا کرنے کے لئے اس لطیف انداز میں کہ عبد اللہ
بہت خوب آدمی ہیں اگر تجد بھی پڑھتے ہوتے۔ آپ
کے الغاظ نے ان پر ایسا زبردست اثر ڈالا کہ وہ ز
و تقوی اور صلاح و عبادت میں مشہور ہو گئے
پوری رات نماز پڑھتے، حضرت ابن مسعود فرمایا
رات نہیں سے دوسری قسم جن کو
اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھے گا، ایسے وقت میں
جب کہ ووگتے تہار بکنانات کی بارگاہ میں حاضر
ہوں گے۔ وہ نوجوان ہو گا جس کی جوانی اللہ تعالیٰ
کی عبادت و طاعات میں پروان چڑھی اور گندی
ہو گی، خصوصیت کے ساتھ نوجوان کا ذکر اس لئے
کیا گی کہ غر کا یہ وہ دور ہوتا ہے جس میں ہوائے
نفس اور قوت شہوازی کا خلد ہوتا ہے، دایا اغلب کہ
جوانی کو حدیث پاک میں پا گل پنے کی ایک قسم سے
تعیر کیا گیا ہے، ایسی صورت میں عبادت کی پابندی
اور شوق و جذبہ نہایت مشکل و دشوار کام ہے ایسے
میں تقوی و طہارت نفس بڑا ہی اوپنجا مقام ہے
ان خواہشات اور جوانی کے طوفانی جذبات کے
باوجود اس جوان نے اپنی جوانی اور قوت و شاط
کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لے لایا ہے تو اللہ تعالیٰ
نے اس کو اس خرف و فضیلت سے نوازا۔

جو انوں کی بیباک نہ قسم ہو زندگی و جوانہ مروی
بھر پورے اور اسلام اور مسلمانوں کی خدمت
کے خدمات شوق رکھتی اور اس پر جوش و دلول کے
ساتھ عمل کرتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت فعالت
پر یہ لطفن وقت میں رحمن کے سارے کا لطف
الٹانے کی جس وقت لوگ حیران دیر لشان تقدیر
کے فیصلے کے منتظر ہوں گے، نفسی نفسی کا عالم
بوجگا اور اللہ کے سوا کوئی ان کا معین و دل دگار نہ
ایسی جان بیواکھڑی میں عبادت گزار،
متقی دپر بہز کار نوجوان اپنابدر و انعام اس طرح
لے گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے عرش کا سایہ نصیب ہو گا
وہ اس خوش بخوبی دعاء کا مزہ لے گا، جو اس کے
عمل کے بدلتے کے طور پر پورا، پورا تیار و نہیا کیا گیا
ہو گا۔ یہ ترغیب و صراحت اس لئے بیان ہوا کہ نوجوان البتی
وجوش مارتی ہوئی زندگی سے بھر پور طاقت ہیں،
اُن سکے رج و ریشت میں جوش عمل کی بھلی کی

۱۹۴۷ ستمبر ۱۰

ترکی اور اسلامی پیدائی

ایک ہوں مسلم حرم کا پاس بانی کرنے
نیل کے ساحل سے لے کر تباخاں کا غیر
یہ شرعاً اسلامی حیثیت سے بھر پورا دل رکھنے والے شاعر مشرق و اکثر محمد فاقل نے اس وقت کا تھا جب سچی پورپ کے ملکوں کی راست
دو انبوں اور اسلام دشمنیوں کے اثر سے جنین شریفین کا علاقہ اپنے ترک محاذین کے ہاتھوں سے لٹکنے جا رہا تھا، جب کہ کئی صدیوں سے وہ ملکوں
کی پرشکوہ سلطنت کے زیر حفاظت تھا۔

ایک طرف پورپ کے مالک ملیجی جگوں کا انتقام تکوں سے خاص طور پر اور عرب مسلمانوں سے عام طور پر لینا چاہتے تھے اور اس کے
لئے براہ راست تدبیر اختیار کرنے کے بجائے اپس کے ملکوں میں تفرقہ پیدا کر کے اور اسلامی ولایت عصیتیں ایجاد کریں مسلمانوں کی نمودہ طاقت کو بارہ
پارہ کر دینا چاہتے تھے۔

پورپ کے پاس اس کا سب سے بڑا ذریعہ مسلمان ملکوں کی علمی میدان میں پس منانگی اور اقتضادی میدان میں بدحالی تھی جس سے فائدہ
اخیر کر پورپ اور خاص طور پر برطانیہ نے اپنے استعماری منصور کے تحت مسلمان ملکوں میں اپنے اثرات بڑھانے اور وہیں کی آبادی سے اپنے مطلب کے
اڈی پختے اور ان کے ذریعہ تباہ کن تبدیلی لانے کی کوشش کی۔

پورپ کی ریشہ دو انبوں سے بالآخر ترکی میں پھر عالم اسلام میں اسلام سے بے اعتمانی بلکہ محاصت کی فضائی اور ایسا جسون ہونے کا کر اسلام
کا بیل چلا فہمے۔ اور مسلمانوں کی مردت جس نے دنیا میں واحد بہ سے بڑی طاقت اور شاندار تمدن و علمی قیادت کی حامل امت کی خلک میں بھی سات
ہزار لکھاری میں اب صرف ایک اپس ماندہ اور زوال گرفتہ قوم بن کر رہ جائے گی اور پورپ میں اقوام کے سامنے اس کو صرف خادمانہ اور تاجدار کردار دادا
کرنا ہوگا، اور دنیا وی طور پر مغلوں کا حال اور کاسہ گدائی کرنے والی قوم کی جیشت سے رہتا ہو گا، یہ ایک دردناک احساس تھا جس نے غیرت من مسلمان عزیزین

مرکش جا چکا، فالس گیا اب دیکھنا ہے کہ جتنا ہے یہ ترکی کا مریض سخت جاں کب تک
ترکی کا مریض سخت جاں بلب ہو چکا تھا اور ابتدا پچھے نکلے تین خدا کی قدرت و محکت کے سامنے سب افکار ہے، وہ مردہ کو نندہ کر سکتا ہے جناب نجہ
مالات نے کروٹ لینا شروع کی اور ترکی کا قریب المگ مریض سخت کی طرف مائل ہوتا نظر آنے لگا۔

ترکی جہاں مصنفوں کا کی کوششوں سے اسلامی شخص بالکل ختم کر دیا گیا تھا، عربی زبان اور اسلامی ثقافت پر سخت پابندی لگادی گئی تھی اور
کا دہنبوں کی کوشش سے ترکی قوم کی اسلامی وضع و اطوار ختم کر دیے گئے تھے، اور جہاں اذانِ عربی قسم اور حنفی و دینداری کا ناپسندیدہ بنا دی گئی تھی اب پھر حرام
کے تعلقی اور اسلامی شعائر سے دچپی کا آغاز ہو گیا ہے اور اپنے کو مسلمان کہنے اور سچے میں جمکن ہونا نظر آرہی ہے۔ حکومت کے ہدیدہ دار جنگ اسلام سے
ریاستاں ہر کرنے میں عیب محسوس نہیں کرتے، اسلام پسندوں کی تعداد اس حد تک بہوچ گئی کہ ان کے دو لوگوں نے اسلام پسند قائد کے لئے حکومت کا
بڑا ہدایہ کیا رہا ہے اور اس طرح ترکی کا یہ مریض سخت جاں پھر سخت و زندگی کا طوف ووتا حکوم ہوتا ہے۔

شراطاً عجیبی

- ۱۔ پانچ کاپی سے کم کی ایک جگہی جاری نہیں کی جاتی۔
- ۲۔ نی کاپی ۰/۰ اروپے کے حساب سے زر صفات بیشی روانہ کرنا ہو گی۔
- ۳۔ مکیش جوابی خط سے معلوم کریں۔

زخم اشتہار

- ۱۔ تعمیر جیات کافی کام فی سیٹھی میٹر R. 20/-
- ۲۔ مکیش تعداد اشاعت کے مطابق ہو گا جو آرڈر دینے پڑھیں ہو گا۔
- ۳۔ اشتہار کی نصف رقم پہلی جمع کرنا ضروری ہے۔

بیرون ملک نمائندے

Mr. TARIQUE HASAN ASKARI Sb.
P.O. Box No. 842
MADINA MUNAWWARAH - (K.S.A.)

Mr. M. AKRAM NADWI
O.C.I.S.
St. CROSS COLLEGE
Oxford OX1 3TU - U.K.

Mr. M. YAHYA SALLO NADVI Sb.
P.O. Box No. 388
Vereniging
(S.AFRICA)

Mr. ABDUL HAI NADVI Sb.
P.O. Box No. 10894
DOHA - QATAR

Mr. QARI ABDUL HAMEED NADVI Sb.
P.O. Box No. 12525
DUBAI - (U.A.E.)

Mr. ATAULLAH Sb.
Sector A-50, Near Sau Quater
H. No. 109 Town Ship Kaurangi
KARACHI-31 (Pakistan)

Dr. A. M. Siddiqui Sb.
98- Conklin Ave
Woodmere
New York 11598 - (U.S.A.)

مدنیہ منورہ

برطانیہ

ساؤتھ افریقہ

قطر

دبئی

پاکستان

امریکہ

۱	درس صدیق	مولانا اکرم محمد یقان حظی ندوی
۲	ترکی اور اسلامی پسنداری (داداری)	مولانا اسید محمد رائے حسنی ندوی
۳	تاریخی سے روشنی کی طرف	محمد بہندوی بارہ نگوی
۴	علاوہ کی جرمات ایمان.....	پروفیسر سید احتشام ندوی
۵	علمدین کی ایسٹ دیگروں	صح کی برکتیں اور سیاری خپلیں مولانا محمد خالد ندوی خازمی بادری
۶	جنڈ گھنٹہ ندوہ میں	میں نے کیسے اسلام قبول کیا لی - کوبہ (انگلینڈ)
۷	قدیر شکست اپنی بینا و نظر	قاری و دودھ الحنی ندوی
۸	ترکی میں اور بسلا میں عالمی تجمع سید صیاد احسن ندوی	ترکی میں اور بسلا میں عالمی تجمع سید صیاد احسن ندوی
۹	معاذ کی سیر پر	ڈاکٹر مارڈون ارشید صدیقی
۱۰	سوال و جواب	محمد فاروق ندوی
۱۱	عالمی خبریں	سید اشوت ندوی

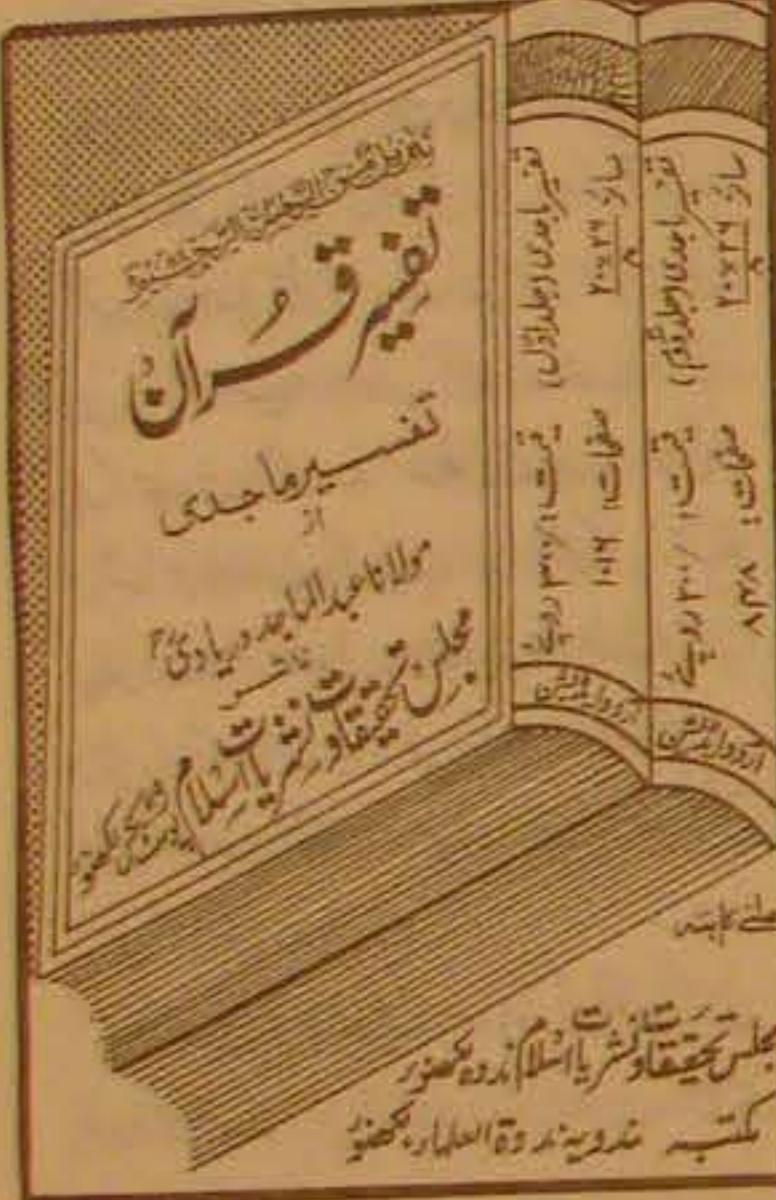
اور اسلام سے دبپی لئے کا جذبہ الجراہی۔ اور نی
مسجدیں بننے لگیں و دسرے مسلم ممالک سے روابط
قامم ہونے لگے۔ اور مسلم ممالک سے داعی اور علما، بھی
آنے جلنے لگے، اور اسلامی بیداری تیزی سے خروع
ہونے لگا۔

تو کی کے ساتھ بھی بھی ہوا کر مصطفیٰ کاں نے
یخیلی فوجی قائد کے جگہ میں کامیابی حاصل کر کے
جو واحد لیڈر کی حیثیت حاصل کر لی تھی۔ اس کے
روزخانہ داختر کے ذریحہ اسلامی خصوصیات مٹانے میں
پوری مدد لی۔ ترکی ٹوپی جرم قرار دیا، اذان عربی
میں دینے کی محافل کردی۔ اسلامی و عربی تعلیم کی
اجازت منسوخ کر دی۔ عورتوں کے پرده کو جرم
قرار دیا۔ بس کی مشرقيت ختم کر کے مغربی بس

نواز روکس نے جو سخت تشدید و خالت گری مچائی۔
حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے اسلام سے وابستگی کو اجھار
رہے ہیں اور اسلام کی سربندری کے لئے اپنی جو صدمتیوں
کا منظا برہ کرتے ہیں، اسی کا اثر ہے کہ تو کی میں
بالآخر اسلام پسند باری نے الکشنس میں اتنی سیسیں
حاصل کر لیں کہ حکومت کی سربراہی اس کے اسلام پسند
لیڈر نجم الدین اربكان کوں گئی اور ان کے حکومت میں
آجائے سے اب ترکی میں اسلامی و فداداری کھل کر
ظاہر کی جانے لگی، وہاں کے حالیہ دورے میں، بات
بڑی مرتبہ نظر آئی کہ جہاں اسلام سے وابستگی ظاہر کرنا
خطرناک کچھ اجاتا تھا اب کئی دوسرا سے اسلامی ملک کی
عمر اسلام سے وابستگی علی الاحلان ظاہر کی جانے
لگی ہے۔

ان ہا توں نے ترک مسلمانوں کے خون کو گرم اور اسلام
سے ان کی بحدودی کو بیدار کر دیا اور اسلامی اخوت
کے تعلق کو اجھار دیا۔

دوسری طرف ترک حکومت کے بعض برپا ہوئے
نے ترکوں کو حفظ قرآن اور حنفی کے امام و مؤلف کی
مزورت پوری کرنے کے لئے تعلیمگاہ قائم کرنے
کی جو اجازت دی اس کے ذریحہ ترکوں میں اسلام
اور شریعت اسلام سے فاقہت حاصل کر کے سکیں ہوں
افراد تیار ہو کر اسلام سے جدید تر کی فسل کے تعلق کو
برداشت کا باعث بنئے، پھر اسی درمیں اسلامی
محافت و لڑپر بھرئے بھی اپنا کام کیا اور اسلام و شہر
مغرب کی مکاری اور نظر کو آشنا کیا۔



مدافت کی خبر دیتازمانے کو خبر آیا
شہنشاہی بھی جس کے پاؤں چوئے وہ فقیر آیا
جسے حق نے کیا تسلیم ختم امر میں آیا
جسے دنیا نے مانا رحمت اللہ میں آیا
سے مگر ماتھہ آزاد

لیکن وہاں بھی جھباتِ اسلام کے حق میں بھی دہنگی بلخانی میں ترک مسلمانوں کے ساتھ عیسائیت حکمران اور جہرمیں ترک مسلم اقلیت کے ساتھ عیسائی حکومت نے جوزی یادِ تیار کیس اور بوسنیا میں ترکوں کے ٹھانیت یافتہ مسلمانوں کے ساتھ صرف عیسائیوں نے خل و درندگی کا جو بازارِ گرم کیا۔ پھر جیپیا کے مسلمانوں کے ساتھ جو کہ ترکوں کے لئے بجا لیسی عیسائیت

لازمی فرار دیدیا۔ اور ان احکامات کی خلاف وزنی
پر سخت نہ رکیں دیں، ملکی دول کی سہت افزائی کی تجربہ
و تمدن و زبان سب مغربی مزاج ورنگ کا مقابلہ مسلمان
کے تسلیکی جا بلانہ رسم درواج اپنا نئے کئے
ہڑج کے حکومتی وسائل اختیار کئے۔ چنانچہ دیکھنے و دیکھنے
ترکی یورپ کے کسی دیگر ملک کی طرح ہو کر رہ گی۔
اور عالم اسلام سے اس کا رشتہ بالکل منقطع ہو گیا۔
ثقافت در رسم درواج کو مغربی بنانے کی سخت میں
..... وہ ملک و ملن کو مناسب بیان نہ پر ترقی دینے
کے بھی قاصر رہا۔ اس طرح وہ یورپ کا ایک تاریخ اور
مذاق ملک بن کر رکھ گا۔ اور وہاں یورپ کا محاصلہ اسلام
خواب پورا ہے۔ اے

بخارا، سرفند، تاشقند، فرغانہ وغیرہ سے جو اسلامی
مہذب و ملتوت اپنی لمحی وہ دہلی، حیدر آباد، لاہور
اور برصغیر کے دیگر خطلوں میں بھی نکایاں ہوئی۔ اور
برصغیر کی مسلم مہذب بنی، اور اس سے برصغیر کی مسلم
تاریخ کو ایک مقام ملا جو ۱۸۵۷ء تک کسی طرح قائم
رہی۔ بالآخر اس کی سیاسی عقبت کو بر طلاق استھان
نے براہ راست فوجی کارروائی کے ذریعہ ختم کی، اور
اس کے ساتھ سال بعد ۱۹۱۶ء اور ۱۹۲۴ء کے درمیان
سرفت و بخارا و ترکتینی علاقوں کی اسلامی سلطنت
و عزت کو اسی استبداد نے بخل ڈالا۔ پھر اسی مدت
کے دوران برطانیہ کی استھانی دبلومیسی کے زیر
سرحدگی ترکی کے آزاد روشن قائد مصطفیٰ کمال
نے ترکی سے خلاف عثمانیہ کو ختم کرتے ہوئے ترکی
کی حرفی اور اسلامی خصوصیت کو ختم کر دیا۔ بالآخر
موجودہ چینی ترکستان کے قیام کا خفرے لے کر
یورپ کے جنوب و مشرق میں واقع اسلامی عقابت کے
ذیان فسطینیہ تک جوانہ دتاتاروں ترک ملاقوں
کا سارا علاقہ کفر و الحاد اور اسلام و شکنی کے دیوبند
کے زیر اثر چلا گیا اور ترکی کے اسلامی وقار کے خاتمہ
کے ساتھ ساتھ عرب ملک کا بورا علاقہ ترکوں کے
سر پرستی و حفاظت سے محروم ہو گیا۔ اور یورپ کے
گیلیاں اور ان کی تاریک فضاؤں میں تین نسلیں
شکار بنا یا اور اس میں نسل پرستانہ جاہلیت کے
بکر ہوئے۔ جنکو عرب علاقوں کا اتحاد عرب قوت
دشمن زنگا میر کا اصل اسلام کے رونوے سے

لیکن اس نے تھا جو بات اسلام کے حق میں گلچھے وہ تھی روسی اقتدار کی طرف سے مسلمانوں کو زبردستی اپنے میں تبدیلی لانے کے لئے جبو قهر۔ اس سے جور دشمن ہوا اس نے مسلمانوں کے دلوں میں اپنے اسلامی ہاضمی سے ہمدردی اور دلچسپی کو ابھارا چاہنے پر روسی تسلط جب اقتصادی بدحالی کی وجہ سے لوٹتا اور روسی صوبوں کو آزادی کی سانس لینے کا موقع ملا تو مسلمانوں نے اپنے ہاضمی کو یاد کرنے کے حصہ میں مسلمانوں کی طاقت اور وجاہت کے مرکز میں تھے اور گذشتہ صدیوں میں ان کے ذریعہ بیان میں مسلمانوں کی دھاکہ بیجھی ہوئی تھی۔ وسط ایشیا میں فاصلہ طور پر سحر فند و بخارا مسلمانوں کی ملتی ہوئی غصت کا نشان رہے تھے، وہی سے آکر خل نسل کے مسلم قائدین بر صنیر کے واسع علاقوں کے حکمراء اور بر صنیر میں مسلمانوں کی قوت و سلطنت کے تکمیل کے لئے اپنے علاقے کے شہر سندھ فی مرکزوں میں جنگی یورپ کا وہ صدیوں کا خواب پورا ہو گیا۔

نہیں کے بھوٹ سے بڑھ کر سازِ فطرت میں کوئی

حضرت مولانا سید اباد سین علی حسن ندوی

کی طرح پر جو ٹوٹ کر گئے والے ہیں:-
تالک میں جو ٹوٹ کر گئے تھے میں ہو ڈی ہو ڈیار
جن کمد بھائی کے آگے ہے نہ بینگ
خوب ٹوٹ گئے کوچکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھنے پڑتا ہے آخر کس کی جھوٹی میں فرنگ (الجری)

ابوالکلام انوار بن خواب بھائی خوب گران خیز
کو دعوت نہ کر دل سے رہا ہے۔
ناموں ایل راتا میں تو ایسے
دارے چھپ را تو میساں تو بینے
لے بندھ فائی تو زمانی تو ز میں
صباۓ قیم درکش و اذ دیر گماں خیز
از خواب گران خواب گران خوب گران خیز

جیسا تھا دنوب کا ایک بہت بڑے مالم
اور کسی سو شہر (میسا، بیسا) کے گرجا گھر کے بارے
جان فانویں الکومو (JOHN FANVEL UKUWU)
ذ اسلام قول کریا۔
وہ کہتے ہیں کہ وہ کتاب (KITALE) نامی شہر
کے اندھے بس قصہ میں ۱۹۵۵ء میں پیدا ہوئے ان
کے والدین کا نہب میسا ہے۔ ابتدائی تعلیم کے لیے
ایک میسا اسکوں میں داخل ہوا جو سکالی حکومت
کی نگرانی میں جلتا ہے اور شاونی و باتیں کی تعلیم میسا ہیں
کی ایک قدم کاہ میں شامل کی پھر کسی سو شہر کے قریب ایک
بھائی خاص کو میں اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کر کے سندر بھارت جا ہوں
اس کے بعد "جوجاس" کی شکری میں کام کرنے کے
پھر کیساں رہنیکری میں تو کری کی اور ۱۹۵۸ء میں میاں
کے گرجا گھر کے بارے بھی مقرر ہو گئے تھے۔

بکدی میں
اعلیٰ محیاری مٹھائی، بیسکری مصنوعات
خصوصی مصنوعات
ذری فروٹ، انجیر، افلاطون، پانیاپل، برفی، مینگو
برنی، بادام، گارہ، کاجون، کا جورو، گلب جان فروٹ
شیرینی دنیا کا حاتاج

تاج کی مٹھائیں

کرافٹ مارکیٹ جنکشن ۳، اکرناک روڈ مقابل
کرافٹ مارکیٹ بھٹی۔ ۳۰۰۳
فون نمبر: ۲۲۲۱۵۴۸

(عام) اسلام کے زوال و اصلال دین

غیرت و حیثت کو نقدان کے سبب علم اسلام میں

شکوہ ترکانی، ہمہ ہندی نطق اسرائیل

اتمال کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی فطرت یہاں اور

ان کی طبعت سراپا بے تابی ہے وہ گراج اس کی روٹ

ہیں تو کل بیداں کی روٹ بھلیں گے۔ علی

اور صفات اور حادث و لام اگرچہ علم اسلام

کو گھر لیا ہے لیکن اس سے وہ بیدار بھی ہو گیا ہے۔

اور اس میں نئی زندگی اور تاریخی کے بعد

دہانی نظر مکمل حلال میں ان خالات کا اخبار کرتے

ہیں کہ تاریخی کم تائی اس کی میں ہے کہ انسن ب

حکم پر ہے اور پا پھٹے والے ہے اور جس نواس بات کی

وہیں ہے کہ خوشی، ہمارا تکلف ہے ایسا ہے وہ کہتے

ہیں کہ حادث و انکار نے مسلمانوں میں جدید اسلامی اور

خود ناس کا دل بیدار کر دیا ہے اور طوفان کفر نے اس کو

ایپنے ایمان برادر ضبطی سے ہمارا ہے اور شرق یعنی نیز کے

ترے ایمان برادر ضبطی سے انتہا کوئی

بیٹھ کے اثر سے شدید رحل میں بیدار ہو جائے یہ حوش

ایمان اور محبت اخوانی این سینا و فارابی اور جدید مسلم

و تقلیل کے دائرہ سے باہر ہے۔

اہمیتی آثار ایسے ہیں کہ مسلمانوں کو شکوہ ترکانی

اور ذہن ہندی بطن اور ای اور ان کی عقلت رفتہ بیس

سلو والی ہے۔

وہیں سے دشمن سے تاریخی تکنکاں!

افغان سے تاب ابھر لیا دوڑ گران خواری

میون ہر دن ختنی میں خون زندگے دوڑا

بکھر کے سکھیں اس لاز کو سینا و اربی

مسلمان کو سلام کر دیا طنز ان مغرب نے

تلہطم مائے دریا ہی سے پہنچ کر سیرابی

ابوالکلام انوار بن خواب بھائی خوب گران خیز

ناموں ایل راتا میں تو ایسے

دارے چھپ را تو میساں تو بینے

لے بندھ فائی تو زمانی تو ز میں

صباۓ قیم درکش و اذ دیر گماں خیز

از خواب گران خواب گران خوب گران خیز

فریاد ز افرینگ دل دل دیر ی افرینگ

فریاد ز شیرینی دیر دیر ی افرینگ

علم عز و ریز ز پیچنگیزی افرینگ

نمایر حرم! باز یہ تمیر جہاں خیز!

از خواب گران خواب گران خوب گران خیز!

داخذ از: نقوش اقبال

بکدی میں
اعلیٰ محیاری مٹھائی، بیسکری مصنوعات

خصوصی مصنوعات

ذری فروٹ، انجیر، افلاطون، پانیاپل، برفی، مینگو

برنی، بادام، گارہ، کاجون، کا جورو، گلب جان فروٹ

شیرینی دنیا کا حاتاج

تاج کی مٹھائیں

کرافٹ مارکیٹ جنکشن ۳، اکرناک روڈ مقابل

کرافٹ مارکیٹ بھٹی۔ ۳۰۰۳
فون نمبر: ۲۲۲۱۵۴۸

ز دیں سے دشمن سے تاریخی تکنکاں!

افغان عالم فو کا بافت و معماں!

اقبال کا مہماںیا اس کے ایمان و یقین کے درجہ

اور حال بیام اسلام پھر عالمی قیادت کے لیے میدان میں

آئے اور مغرب کے پیدا کردہ فاد کو صلاح سے، بکھر کو

بناؤ سے اور تحریر کی تیری سے بدلتے اور قواعد ایسی

اور سنت محمدی کے نقش کے مطابق دنیا کی تعمیر نو کرے

حدیث بیان کرنا اپنی شہادت کی دعوت دینا تھا جنانہ امام مالک[ؓ] فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیرے سید لئے کہ اب یہ قتل کے جامیں گے اور خون کی پینچیں ادھر آیں گی۔ اس لئے کہ حضرت ابن طاؤس نے ایسی حدیث سنائی تھی جو منصور پر بالکل منطبق ہوئی تھی۔ منصور پر حضرت ابن طاؤس[ؓ] سے مخاطب ہوا اور بولا کہ کچھ نصیحت کیجئے۔ حضرت ابن طاؤس نے فرمایا کہ کیا آپ نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سن ہے؟ پھر انہوں نے سورہ بحیرے مندرجہ ذیل آیات پڑھیں:-

۱۷۸۳۷

۱۷۸۳۸

۱۷۸۳۹

۱۷۸۴۰

۱۷۸۴۱

۱۷۸۴۲

۱۷۸۴۳

۱۷۸۴۴

۱۷۸۴۵

۱۷۸۴۶

۱۷۸۴۷

۱۷۸۴۸

۱۷۸۴۹

۱۷۸۵۰

۱۷۸۵۱

۱۷۸۵۲

۱۷۸۵۳

۱۷۸۵۴

۱۷۸۵۵

۱۷۸۵۶

۱۷۸۵۷

۱۷۸۵۸

۱۷۸۵۹

۱۷۸۶۰

۱۷۸۶۱

۱۷۸۶۲

۱۷۸۶۳

۱۷۸۶۴

۱۷۸۶۵

۱۷۸۶۶

۱۷۸۶۷

۱۷۸۶۸

۱۷۸۶۹

۱۷۸۷۰

۱۷۸۷۱

۱۷۸۷۲

۱۷۸۷۳

۱۷۸۷۴

۱۷۸۷۵

۱۷۸۷۶

۱۷۸۷۷

۱۷۸۷۸

۱۷۸۷۹

۱۷۸۸۰

۱۷۸۸۱

۱۷۸۸۲

۱۷۸۸۳

۱۷۸۸۴

۱۷۸۸۵

۱۷۸۸۶

۱۷۸۸۷

۱۷۸۸۸

۱۷۸۸۹

۱۷۸۹۰

۱۷۸۹۱

۱۷۸۹۲

۱۷۸۹۳

۱۷۸۹۴

۱۷۸۹۵

۱۷۸۹۶

۱۷۸۹۷

۱۷۸۹۸

۱۷۸۹۹

۱۷۸۱۰

۱۷۸۱۱

۱۷۸۱۲

۱۷۸۱۳

۱۷۸۱۴

۱۷۸۱۵

۱۷۸۱۶

۱۷۸۱۷

۱۷۸۱۸

۱۷۸۱۹

۱۷۸۲۰

۱۷۸۲۱

۱۷۸۲۲

۱۷۸۲۳

۱۷۸۲۴

۱۷۸۲۵

۱۷۸۲۶

۱۷۸۲۷

۱۷۸۲۸

۱۷۸۲۹

۱۷۸۳۰

۱۷۸۳۱

۱۷۸۳۲

۱۷۸۳۳

۱۷۸۳۴

۱۷۸۳۵

۱۷۸۳۶

۱۷۸۳۷

۱۷۸۳۸

۱۷۸۳۹

۱۷۸۴۰

۱۷۸۴۱

۱۷۸۴۲

۱۷۸۴۳

۱۷۸۴۴

۱۷۸۴۵

۱۷۸۴۶

۱۷۸۴۷

۱۷۸۴۸

۱۷۸۴۹

۱۷۸۵۰

۱۷۸۵۱

۱۷۸۵۲

۱۷۸۵۳

۱۷۸۵۴

۱۷۸۵۵

۱۷۸۵۶

۱۷۸۵۷

۱۷۸۵۸

۱۷۸۵۹

۱۷۸۶۰

۱۷۸۶۱

۱۷۸۶۲

۱۷۸۶۳

۱۷۸۶۴

۱۷۸۶۵

۱۷۸۶۶

۱۷۸۶۷

۱۷۸۶۸

۱۷۸۶۹

۱۷۸۷۰

۱۷۸۷۱

۱۷۸۷۲

۱۷۸۷۳

۱۷۸۷۴

۱۷۸۷۵

۱۷۸۷۶

۱۷۸۷۷

۱۷۸۷۸

۱۷۸۷۹

۱۷۸۸۰

۱۷۸۸۱

۱۷۸۸۲

۱۷۸۸۳

۱۷۸۸۴

۱۷۸۸۵

۱۷۸۸۶

۱۷۸۸۷

۱۷۸۸۸

۱۷۸۸۹

۱۷۸۹۰

۱۷۸۹۱

۱۷۸۹۲

۱۷۸۹۳

۱۷۸۹۴

۱۷۸۹۵

۱۷۸۹۶

۱۷۸۹۷

۱۷۸۹۸

۱۷۸۹۹

۱۷۸۱۰

۱۷۸۱۱

۱۷۸۱۲

۱۷۸۱۳

۱۷۸۱۴

۱۷۸۱۵

۱۷۸۱۶

۱۷۸۱۷

۱۷۸۱۸

۱۷۸۱۹

۱۷۸۲۰

۱۷۸۲۱

۱۷۸۲۲

۱۷۸۲۳

۱۷۸۲۴

۱۷۸۲۵

۱۷۸۲۶

۱۷۸۲۷

۱۷۸۲۸

۱۷۸۲۹

۱۷۸۳۰

۱۷۸۳۱

۱۷۸۳۲

۱۷۸۳۳

۱۷۸۳۴

۱۷۸۳۵

۱۷۸۳۶

۱۷۸۳۷

۱۷۸۳۸

۱۷۸۳۹

۱۷۸۴۰

۱۷۸۴۱

۱۷۸۴۲

۱۷۸۴۳

۱۷۸۴۴

۱۷۸۴۵

۱۷۸۴۶

۱۷۸۴۷

۱۷۸۴۸

۱۷۸۴۹

۱۷۸۵۰

۱۷۸۵۱

۱۷۸۵۲

۱۷۸۵۳

۱۷۸۵۴

۱۷۸۵۵

۱۷۸۵۶

۱۷۸۵۷

۱۷۸۵۸

۱۷۸۵۹

۱۷۸۶۰

۱۷۸۶۱

۱۷۸۶۲

۱۷۸۶۳

۱۷۸۶۴

۱۷۸۶۵

۱۷۸۶۶

۱۷۸۶۷

۱۷۸۶۸

۱۷۸۶۹

۱۷۸۷۰

۱۷۸۷۱

۱۷۸۷۲

۱۷۸۷۳

۱۷۸۷۴

۱۷۸۷۵

۱۷۸۷۶

۱۷۸۷۷

۱۷۸۷۸

۱۷۸۷۹

۱۷۸۸۰

۱۷۸۸۱

۱۷۸۸۲

۱۷۸۸۳

۱۷۸۸۴

۱۷۸۸۵

۱۷۸۸۶

۱۷۸۸۷

۱۷۸۸۸

۱۷۸۸۹

۱۷۸۹۰

۱۷۸۹۱

۱۷۸۹۲

۱۷۸۹۳

۱۷۸۹۴

۱۷۸۹۵

۱۷۸۹۶

۱۷۸۹۷

۱۷۸۹۸

۱۷۸۹۹

۱۷۸۱۰

۱۷۸۱۱

۱۷۸۱۲

۱۷۸۱۳

۱۷۸۱۴

۱۷۸۱۵

۱۷۸۱۶

۱۷۸۱۷

۱۷۸۱۸

۱۷۸۱۹

۱۷۸۲۰

۱۷۸۲۱

۱۷۸۲۲

۱۷۸۲۳

۱۷۸۲۴

۱۷۸۲۵

۱۷۸۲۶

۱۷۸۲۷

۱۷۸۲۸

۱۷۸۲۹

۱۷۸۳۰

۱۷۸۳۱

۱۷۸۳۲

۱۷۸۳۳

۱۷۸۳۴

۱۷۸۳۵

۱۷۸۳۶

۱۷۸۳۷

۱۷۸۳۸

۱۷۸۳۹

۱۷۸۴۰

۱۷۸۴۱

۱۷۸۴۲

۱۷۸۴۳

۱۷۸۴۴

۱۷۸۴۵

۱۷۸۴۶

۱۷۸۴۷

۱۷۸۴۸

۱۷۸۴۹

۱۷۸۵۰

۱۷۸۵۱

۱۷۸۵۲

۱۷۸۵۳

۱۷۸۵۴

۱۷۸۵۵

۱۷۸۵۶

۱۷۸۵۷

۱۷۸۵۸

۱۷۸۵۹

۱۷۸۶۰

۱۷۸۶۱

۱۷۸۶۲

۱۷۸۶۳

۱۷۸۶۴

۱۷۸۶۵

۱۷۸۶۶

۱۷۸۶۷

۱۷۸۶۸

۱۷۸۶۹

۱۷۸۷۰

۱۷۸۷۱

۱۷۸۷۲

۱۷۸۷۳

۱۷۸۷۴

۱۷۸۷۵

۱۷۸۷۶

۱۷۸۷۷

۱۷۸۷۸

۱۷۸۷۹

۱۷۸۸۰

۱۷۸۸۱

۱۷۸۸۲

۱۷۸۸۳

۱۷۸۸۴

۱۷۸۸۵

۱۷۸۸۶

۱۷۸۸۷

۱۷۸۸۸

۱۷۸۸۹

۱۷۸۹۰

۱۷۸۹۱

۱۷۸۹۲

۱۷۸۹۳

۱۷۸۹۴

۱۷۸۹۵

۱۷۸۹۶

۱۷۸۹۷

۱۷۸۹۸

۱۷۸۹۹

۱۷۸۱۰

۱۷۸۱۱

۱۷۸۱۲

۱۷۸۱۳

۱۷۸۱۴

۱۷۸۱۵

۱۷۸۱۶

۱۷۸۱۷

۱۷۸۱۸

۱۷۸۱۹

۱۷۸۲۰

۱۷۸۲۱

۱۷۸۲۲

۱۷۸۲۳

۱۷۸۲۴

۱۷۸۲۵

۱۷۸۲۶

۱۷۸۲۷

۱۷۸۲۸

۱۷۸۲۹

۱۷۸۳۰

۱۷۸۳۱

۱۷۸۳۲

۱۷۸۳۳

۱۷۸۳۴

۱۷۸۳۵

۱۷۸۳۶

۱۷۸۳۷

<p style="text-align: center

معیہ حیات ملعون

علمائی جرأتی شاہی درباروں میں

"شیخ علائی اپنے ساتھیوں کے ساتھ دربار پرچھے
پرچھے پرانے کپڑوں اور فقیران و ناہزاد و ضعف
و صورت میں درویشوں کی ایک شکستہ حال
جماعت تھی لیکن بکرو علوحت کا یہ حال تھا کہ
مرن سلام سنوں کر کے بیٹھ گئے اور تمام
دربار پر اس حقارت و بے پرواٹی سے
نفرڈاں گو یا مخروقات انوں کی جگہ تپڑوں
کا ڈھیر ہے۔ (تذکرہ)

حضرت امام مالک بن انسؓ بیان فرماتے ہیں
کہ مجھ کو اور ابن طاؤسؓ کو خلیفہ ابو جعفر منصور
بلایجیا لبنا ہم دونوں اس کے دربار میں داخل
اور خلیفہ عمدہ قسم کے فرش پر تخت پر متھکن تھا
اس کے سامنے چڑھے کے فرش بچھے تھے تاکہ مقتولوں
کا خون انھیں پر رہ جلے، اس فرش کو نظر
جاتا ہے۔ جلا دبر نہہ تلواریں لئے کھڑے تھے۔
کو دیکھ کر منصور نے میٹھے کے لئے اشارہ کیا اور
بہت دیر تک کچھ سوچتا ہا، مخاطب نہ کیا۔ پھر حضور
ابن طاؤسؓ کی طرف ملتافت ہوا اور بولا کہ اپنے
سے کوئی حدیث بخوبی بیان کرو۔ انھوں نے فر
کر میں نے اپنے والد کو یہ کہتے سنائے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
إشد الناس عذاباً يوم القيمة رجل
اشركه الله في حكمه فأدخل عدو
الجور في عدله"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیام
کے دن سبکے زیادہ سخت عذاب اس شخص
کو ملے جس کو اللہ نے اپنے ساتھ حکومت
شرکی کیا پھر اس نے اس کے عدل میں ظ
داد کیا۔

ظاہر ہے کہ منصور ایک جابر بادشاہ
لے ہزاروں کھل کئے تھے ظلم کے خلاف ایسی

• پروفیسر سید احتشام نددی (صدر خوبی عربی)، کالی کٹ یونیورسٹی۔ کیسر الـ
اسلامی تاریخ کے اوراق علماء کی جرأت ایمان کنیت کے ساتھ نام یا نزیرے باقاعدہ ہوئے۔ حضرت
طاوسؓ نے کہا کہ باقاعدہ میں نے اس لئے انہیں چھے
کر میں نے حضرت علیؓ سے سنائے کہ صرف دو شخصوں
کا باقاعدہ چونا جائز ہے، بیوی کا یا بچہ کا۔ امیر المؤمنین
کا لفظ اس بناء پر استعمال نہیں کیا کہ تمام مسلمان مجھ
کو امیر المؤمنین نہیں سمجھتے اس لئے اگر یہ لقب میں
استعمال کرتا تو جھوٹا ہوتا۔ کنیت کی کیفیت یہ ہے کہ
قرآن مجید نے انبیاء اور اوصیا کے نام بغیر کنیت کے
لئے ہیں خلاداً وَ سیدان، عیسیٰ، موسیٰ (علیہم السلام)
اور کافروں کو کنیت کے ساتھ خطاب کیا ہے خلاداً وَ سیداً
ہشام تاثر ہوا اور کہا کہ مجھ کو نصیحت کرو۔ طاؤسؓ
نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ سے سنائے دوزخ میں
بڑے بڑے سائب اور بچپو۔ ہوں گے جوان سلاطین
کو کاٹیں گے اور ڈنک مار دیں گے جو رعایا پر ظلم کرتے
ہیں۔ یہ کہ کہا تھے اور چلے گئے (الغزالی)؟

یہاں جو امر قابلِ لحاظ ہے وہ انتہائی جرأت
کی میز جوابات ہیں اور وہ حضرت علیؓ کے حوالے۔
حضرت علیؓ کو بنی ایسہ اپنا حریف تصور کرتے تھے اور
جھوک کے دن ان پر لعنت بھیتے تھے جس کو حضرت عمر
بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے موقوف کرایا۔ ہلنے
اسلام کے اندر رز بر دست ایمانی طاقت تھی، وہ
موقع آنے پر حق بات کہتے میں بادشاہوں کو منکھی
کے پر کے برابر بھی اہمیت نہ دیتے تھے۔

مولانا ابوالکلام آزاد شیخ علائی کی تصویر
شیخ کے اور کہا کیوں ہشام تیر عجیب مراجح ہے؟
ہشام کو سخت غصہ آیا اور اس نے کہا کہ یہ کیا اگتا خاذ
اس طرح کھینچے ہیں جب کہ مخدوم الملک نے سلیم
خرا کیا، زوجہ کو امیر المؤمنین کہ کہ خطاب کیا، د

کہ مال اس طرح ادا بے اے باروں ان خوب تماری کرلو
اور صیحت سے نشیط کا سامان کر لو، یہ سوال تباہ سے
سائنس کرنے والا ہے۔ غوب جان بو کرم اس طبق خیر
کے راستے کھڑے ہو گے جو عادل ہے۔ تہاری صیحت
یہے کہ علم و زندگی دن وار قرآن کی لذت تم سے سلب

کرئی کی ہے اور اپنے باروں کی صحبت سے تم خود مرم
بیو، حرام قلم سے خوش ہو بلکہ قاتم کے امام ہو۔ غوب
جان لو اے باروں برمیں نے تم کو صیحت کی ہے
اوہ خری خدھ۔ سو تم رعیت کے بارے میں فدا
سے ڈرد۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تقدیر کی خطا
رواد خلافت کا حق ادا کرد اور خوب جان لو کیا تباہ

اگر باتی رہنے والی چیز ہوتی تو تم کہ نہ بھوچی اور
خود تباہے پاس بھی عارضی ہے، یہ دسرے کو ملن
جائے گی۔ ایسے ہی منتقل ہوتی رہی ہے۔ تو کسی نے
توس سے نفع اٹھایا اور کوئی اس سے دنیا و آخرت
دونوں کھوئی جا۔ میں کجتاہوں اے باروں کر تم

نے دنیا و آخرت دونوں کھو دیا ہے۔ خبردار
خبردار اداب کبھی بھی خطرا لکھنا ادا کاب اس کے بعد
قہارے خطا کا جواب کبھی دوں گا۔ والسلام۔

ذرما خور فرمائیے کہ دنیا کا سب سے بڑا بادشاہ
عاجز از خط لکھتا ہے مگر حضرت سفیان ثوری اس سے
حاجز از جواب دیتے ہیں، جب خط بادشاہ کو بھیجا

سخت دفع جواب دیتے ہیں، جب خط بادشاہ کو بھیجا
ہے تو وہ اس کو بار بار پڑھاتے اور روتا ہے اور
اس کے نزد سے آہ و بکار کی آوازیں نکلیں گی اور اسکے
بے کار بے شک دنیا جلد اسی ہونے والی ہے بادشاہ
کو قرآن ہیں آتی ہے کہتا ہے اے دنیا میں تھیں اس کے

سی کروں۔ تھیں پرست اول کہتے ہیں کہ اے ایلہیں
حکم بھیجئے تاکہ زخمیوں میں باندھ کر بیٹھ اک اپ کے
سائنس پیش کیا جائے۔ باروں کہتے ہیں اے دنیا کے
غلاموں بھیجے دھوکہ میں مبتلا کر کرو۔ سفیان ثوری کو
چھوڑ دو وہ ایک انتہتی ہے۔

اللہ اکابر میں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
اللہ اکابر میں سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

القرآن کیست

دینی، علمی، فکری، دعویٰ، خنزار

اہل بصیرت کے لئے موجودی سو فاتح

منفر قرآن حضرت مولانا عبدالعزیز پادھکھ صاحبے دامت برکاتہم کا مدرس و شائف
اردو ترجیح قرآن پا اس ملک کے مشہور و معروفے اور ممتاز قارئے جناب مولانا محمد فاضم قاسم حاجے
پھر اسے امام مسجد پر بیٹھے مدرسے کے خوشیں اپنے اور دل نشیخت آوازیں تیسے
لیکھوں کا دلادیز بھو جو جسے میں خوبی کا بھرپور خاتمیکیا گیا ہے گھروں میں سے ترجیح قفس
کو بھلا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو نہیں رکھتے دنوں
بھی دوست دی جائے چنانچہ اپنے آخری بنی محمد علی
بیان ہو سکتے ہیں۔ ایک جگہ عام کے رغب دوست کے
بازے میں فرمایا: "یقین اللہ اللہ اللہ آئمتو
مشکر الدین اُو لا الہ اِلَّا رَبُّكَ" (الحمد)
۱۱) جو لوگ تم میں سے ایمان لئے ہیں، اور جن کو
علم علیاً کیا ہے، خدا ان کے درجے بن کرے گا۔
ایک اور آیت میں علاوہ اپنی فضیلت قرآنی دلیل
ذال گنی اسی بودسری مخلوقات پر ہیں (والی گنی) اس
کو اس طرح بیان کیا گی۔ "إِنَّمَا يَحْشُى اللَّهُ مِنْ
عِبَادَةِ الْعَالَمَاتِ" خدا سے تو اس کے بندوں میں سے
اسی عقل اور اس کے علم کو صحیح رخ پر لگانے اور
بانقدر بدن کے لئے اپنے پیارے نبی محمد کو بھیجا
کی اسی ایمت کی وجہ سے اپنے پیارے نبی محمد کو بھیجا
اور اک پر اپنی عظیم اشان کتاب قرآن مجید کو ادا
فرمایا۔ اُن الملاکہ لتصحیح اجتنبیت عالم
کا اس کی رہنمائی کے بغیر علم و عقل دو دنیوں ہی خلک
العلم رضا صافیع۔ (بیش فرشتہ طالب علم
ہو سکتے ہیں) اور انسان کو اس کی پیدائش کے مقصد
کے لئے اپنے برق بھائے ہیں اس کے عمل (طلب علم کی
بندیدگی کی وجہ سے) اسی نے کہ عالم دین کی شان
کی اسی بھیت کی وجہ سے کوئی شخص اندھیرے راستے میں
و گوں کو جراغ دکھاتا ہو کر لوگ اس کی روشنی
میں چلیں اور اس کو دل سے دھائیں دیں۔
علم بہوت کی فضیلت

ادارہ تحریرات اہل فہمیان سے اطلاع تصریح کرتا ہے

● شعبہ تعمیر و ترقی ندوۃ العلماء کے کارکن جناب

حضرت مولانا سید ابو الحسن علی حسني ندوی

صلاح الدین صاحب مدیق سچیقی جیا جنابہ مہر لشیہ

صالحہ بیویت و ارادت کا تعلق رکھنے والے داشر

صالح کا ۵۸ سال کی عمر میں ۲۵ نومبر ۱۹۹۷ء کو اپنے

اباً و ملن ہر دو تیس ایکس انتحال ہو گیا

حافظہ عام صحفہ خاص صاحب مختصر علامت

تاریخی کارہے دعائے مختصرت کی درخواست ہے۔

● جاپ محمد مسلم صاحب کرمانی دکارکن ذرت اہم امام

و اعلوم ندوۃ العلماء کے والد ماجد برکت علی صاحب

مرحوم بڑے بیک و صاحب، بالاخلاق، عابد

کرمانی دیلوی بارہ بیکی، مسال کی تحریک مختصر علامت

فہادر انسان تھے۔ حضرت مولانا مفتول سے نہایت

کے بعد اچانک ۱۹ نومبر ۱۹۹۷ء کو انتحال تراکیت۔

اِنَّ اللَّهَ وَإِنَّ الْمَيْتَ رَاجِعُونَ

موصوف کے درجات بند فرمائے جنت الفردوس میں

فارمین تحریرات سے دعائے مختصرت کی درخواست ہے

مگر دے۔ اور محققوں کو صبر جیل کی توفیق سے نواز۔

علم دین کی اہمیت و ضرورت

آسان فرمادے گے

ترمذی الجدا فدو خبر کی ایک رہایت میں ہے
تفصیل ہے: من سلک طریقہ طلب فیدعا
سلک اللہ یہ طریقہ من طرف الجنة و ان

الملائکہ لتصحیح اجتنبیت عالمی دلائل

دان العالم یستغفر له من فی السموات و

من فی الارض والسمیان فی جو فی الماء و

فضل العالم علی العابد کفضل القریلۃ

البدر علی سائر الکواکب و ان العلماء و شیخوں

الأنبیاء و ان الانبیاء لذیور شوا دینا و

ولاد رہا، و انوار قیومی العالم فیں اخذه

اخد بخط و افری، و جنحیں ایسی رہا پلا جس میں

اس علم کی تلاش ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جست کے

رسائلوں میں سے ایک راست پر جمایا کے بلاشبہ

فرشتہ طالب علم کے لئے اپنا پر جھائے ہیں، اس کے

اس علی رحمتی علم کی پسندیدگی کی وجہ سے

کے لئے دعا کرنی ہے، عالم کی فضیلت عالم پر ایسی

کے بھیے جو دھوکی کے چاندی کی فضیلت دیگر نہ اتھا

ست روں پر، عالم انہیں کرام کے دارث رجست

کریں اور انہیں کرام نے روپے پیسے کا وارث نہیں

بنایا، انہوں نے علم کا دارث بنایا ہے جس سماں میں

کا علم حاصل کیا اس نے بہت بڑا فائدہ حاصل کریا

جب علم دین اتنا ہر دوڑی ہے اس کی ایسی

فضیلت ہے تو ہر سماں کو اس کی فکر اور اس کا شوق

میں چلیں اور اس کو دل سے دھائیں دیں۔

شمس الحق مدد وی

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات بے شمار ہیں اس نے

بے فرمایا۔ قل وَبِذِنْبِ ذِي عَدَةٍ هـ ۱۳۴۲

ابر رحمت خاص سے اپنی مخلوقات میں سب سے ادبی

دوسرا علی خاری میں سے عالم و جہاں برکتے ہیں

میری انسان کو عطا کیا ہے جب انسان کو سب سے

ادن کا مرجد دیا گی تو خود کی تھا کو اسکو علم و عقل کی

کیلیوں سے کوئی میسٹری نہیں تھا اس کی تھیں

بھی دوست دی جائے چنانچہ اپنے آخری بنی محمد علی

بے دلار ہو سکتے ہیں۔ ایک جگہ عام کے رغب دوست کے

لکھنا پڑھنا علم اور واقفیت ضروری ہے فرمایا

و مشکر الدین اُو لا الہ اِلَّا رَبُّكَ

۱۱) جو لوگ تم میں سے ایمان لئے ہیں، اور جن کو

علم علیاً کیا ہے، خدا ان کے درجے بن کرے گا۔

ایک اور آیت میں علاوہ اپنی فضیلت قرآنی دلیل

ذال گنی اسی بودسری مخلوقات پر ہیں (والی گنی) اس

کو اس طرح بیان کیا گی۔ "إِنَّمَا يَحْشُى اللَّهُ مِنْ

عِبَادَةِ الْعَالَمَاتِ" خدا سے تو اس کے بندوں میں سے

اسی عقل اور اس کے علم کو صحیح رخ پر لگانے اور

بانقدر بدن کے لئے اپنے پیارے نبی محمد کو بھیجا

کی اسی ایمت کی وجہ سے اپنے پیارے نبی محمد کو بھیجا

اور اک پر اپنی عظیم اشان کتاب قرآن مجید کو

فرمایا۔ اُن الملاکہ لتصحیح اجتنبیت عالم

کا اس کی رہنمائی کے بغیر علم و عقل دو دنیوں ہی خلک

العلم رضا صافیع۔ (بیش فرشتہ طالب علم

ہو سکتے ہیں) اور انسان کو اس کی پیدائش کے مقصد

کے لئے اپنے برق بھائے ہیں اس کے عمل (طلب علم کی

بندیدگی کی وجہ سے) اسی نے کہ عالم دین کی شان

کی اسی بھیت کی وجہ سے کوئی شخص اندھیرے راستے میں

و گوں کو جراغ دکھاتا ہو کر لوگ اس کی روشنی

میں چلیں اور اس کے دھائیں دیں۔

علم بہوت کی فضیلت

بُول بندہ مومن کو کسی حال میں مایوس نہ رہنا چاہئے
لے کے بارے میں عرض کیا کرو، فرض و سُن کا اہتمام
بلکہ اپنا کام جاری رکھنا چاہئے۔
رکھتی ہیں، وہ بہت زیادہ نوافل و ذکر و اذکار کا
احتمام تو نہیں کرتیں سکتیں پر وہیں کے ساتھ ہر لڑا چاہیے
حاصل کلام یہ ہے کہ تمام حلوم یا گمار و بار کو
ایسا مفید بنانے کے لئے کہ جس سے دین میں خلل د
معاملہ رکھتی ہیں، پڑاوسی اتنے سے بہت خوش ہیں اپنے
پڑھنے پالے آخرت نہ گلٹھنے پالے اور اسلامی ماہر
نے فرمایا ہے عدالت جنتی ہے۔

ب

جو مغرب کے اثر سے اس وقت پوری دنیا پر چھائی
اکلائے اور جس کی تصویر کر شی علامہ اقبال نے اس
کی دینی تعلیم پر خرچ کرنے میں تسلیمی سے کام نہیں
ٹڑھ کی ہے۔

یہ علم یہ حکمت یہ تدبیر یہ حکومت
ہے یہ ہیں لہو دیتے ہیں تعلیم مسادات
بیکاری و عریانی و میخواری و افلاس
یا کم ہیں فرنگی مدنیت کی نتوحات
وہ قوم کر فیضان سماوی سے پوچھوڑم
سداس کے کالات کی ہے برق و بخارات
یہ جو کچھ لکھا گی اس کی دلیل کے لئے روزمرہ کے اخبار
ریڈیو اور ٹیلی و فیزن کی خبریں ہی کافی ہیں۔
اقبال نے اپنے آخری شعر میں فیضان مادی
سے محروم کا ذکر کر کے اسی علم دین کی طرف اشارہ
کیا ہے جو سارے علوم و فنون کا محاسب و تنگرال ہے
باولوں کہنے کے کر علم دین کیا ہے وہ جس علم و فن سے
کی طرف توجہ بہت کم ہو گئی ہے اسی کا سبب دری
سمجھتے ہیں اسی علم دین کی طرف اشارہ
کو عبادت سمجھتی ہے، لیکن اخلاق و معاملات اللہ کی
تعداد صرف نماز روزہ، حج زکاۃ اور ذکر و اذکار
علم نہ ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک بڑی
برقی جائے گی، اور معاشرہ و فاد و بکار کا تکار ہو گی۔
لین دین اور حقوق العباد جیسی اہم باتوں سے غفلت
کر لیں گے، جیسا کہ عام طور پر سور ہے۔ آپسی معاملات
اور بہت سے رسوم و رواج دین کی صورت اختیار
گزارنا دشوار ہو گا۔ چند عبادات ظاہری بر عمل بھی
ریشم میں ہیں، اور دوسرے قربت دلے کو اس کا حق نہیں
قرابت والوں کے ہر قسم کے حقوق ادا کرو یہ چیز
انہی اہم ہے کہ قربت جس کو حرم کہا جاتا ہے بر منے
اللہ تعالیٰ سے فرماد کی کہ مالک یہ لوگ ہم کو کامیں گے
یعنی صدارتی نہیں کر سے گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو
حُرم کو کامے گا اس کو میں کات دوں گا، یہ کتنی سخت
و عید ہے، لیکن تعلیم و تربیت نہ ہونے کے سبب
چند عبادات و اذکار کو ادا کر کے مسلمان انہی بڑی
و عید سے غفلت بر تباہے بلکہ حقوق العباد کو عبادات
سمجھتا ہی نہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا
گھر، خاندان ہو جس میں رہائی جھکڑا نہ ہو، کاموں
اور محلہ کا توڑ کریں گے۔

علم دین نہ ہونے سے شرکت پذیرت کا ذریعہ

کا اور انہی کا بادی میں امن و سکون اور عصیں و کرام
کا باد بھاری چلا دے گا۔ بلکہ یہ علوم اسباب کے
درجہ میں اس حدیث کے تحت آجاتے ہیں جس میں
لہاذا ہے کہ اگر تم کو فی پو دالگا رہے ہو اور قیامت
اکملے تو بھی اس کو چھوڑ رہیں بلکہ رکھی دو۔
اس حدیث سے یہ بات بھی بہت واضح طور پر علوم
لکھنے کے حالات چلے گئے کتنے ہی نازک و خطرناک

یا کا محدود وقت گزرنے کے بعد اس
درم، لیکن آخوند کی زندگی بہت
دکن دوسرے علوم کو سکھنے سے نہیں روکتا
و مدارس قائم کر کے علم دین کو عام کرنے کی نظر کریں
کہ تمام براہیوں کی جڑ دین سے نادانست اور بے خبری
جہاں کہیں بھی ہوں اپنے ماحول کو دینی ماحول بنانے
کا پورا اچدرب پایا جاتا ہو۔ اور یہ بات اسی وقت پڑا ہوتی
ہے جب دین کے ضروری علم کو عام کرنے کی فکر و گوشش
کی کوشش کریں نیز اپنے علاقوں میں دینی مکاتب
کی جائے گی۔

سکھنے سے نہیں روکتا

ہے، مدارس و مکاتب کے سلسلہ میں ہر شخص جو کوئی
کر سکتا ہو کرے ایرے اس کی دینی ذمہ داری پر کوئی نک
مدارس ہی وہ رحیم ہیں جہاں سے بدایت کا چیز
پھوٹتا ہے اور انسانیت کی کھینچی ہر ہی ہوتی ہے اسیں
سے وہ افراد نکلتے ہیں جو زندگی کے ہنگاموں میں دین
کا فرشتہ رکھتے ہیں۔ ان کو نہ سمجھا جائے
ہے، اگر اس کے بنانے کی فکر نہ کی تو
الی پریشانی سے زیادہ مشکل، دردناک
عذاب کا سامنا ہو گا، جو کافی نکے
کافی عقیدہ ہے اس میں خیک ہو تو

لہذا اپنی اور اپنی اولاد کے بارے میں اسے دیکھنے کی خواہ رکھیں اور ان کی ضروریات کو لہذا مدارس کی بقاء و تحفظ اور ان کی ضروریات کو نے والی زندگی کرنے کی وجہ سے فکر مند ہونا چاہئے اور ہیاں تک ہو سکے مکاتب و مدارس قائم کرنے اور اس پر پورا کرنے کے لئے ہر مسلمان کو فکر مند ہونا چاہئے کہ میں اپنے بچوں کو پڑھانے کی فکر کرنے چاہئے جلدیں یہ اجر عظیم اور صدقہ جاریہ کا باعث ہے اور اپنے بچوں کی دینی تعلیم کی فکر کرنا کہ وہ ایمان و اسلام پر قائم اہمیت ہی کے سبب علم دین کا ضروری حصہ حاصل رہیں۔ ان کے لئے پہنچنے سے بھی زیادہ ضروری ہے۔ اسلام اور ذریعہ اسلامیہ، آپ صلی اللہ علیہ

ہر سالان کا عالم ہونا ضروری نہیں

سلم۔ علم (دین) کا حاصل کرنا ہر مسلمان محدود ہوتا ہے اس لئے کہ اس کے نہ ہونے سے سارا قار و بار زندگی بے سود و اکارت ہو جائے بلکہ دنال جان بوجائے، اس لئے کہ علم نہ ہونے کے بیب خالق کے عکم کے خلاف ہے۔ سوچو، اس مسئلہ نظر و زیادتی مانی جائے گی۔

وجوده بگارو فاد کا سبب

اس علم کی کمی یا اس پر عمل نہ ہونے ہی کی وجہ سے اس وقت پورا عالم مصائب و آفات سے دوچار ہے اور اس دنیا کے کسی گھوٹ میں چین و سکون نظر نہیں آ رہے، فل و غارت مگری، لوت مار لور دوسروں کی حق تلفی عامہ ہو گئی ہے خود مسلمان جو امتِ دھوت تھے ان کے حالات بد سے بدتر ہوتے چاہ رہے ہیں، ان حالات کی جو بھی توجیہ کی جائے بہر حال حقیقت یہی ہے کہ یہ دین سے دوری او غفلت کا تیجہ ہے، امید اپنامی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ ہم اپنے والے فتنوں اور سازشوں کا مقابلہ کرتی رہے، اور مسلمان عوام میں بھی دعوت و اصلاح کا فرضیہ انجام دیتی رہے۔ لیکن ہر مسلمان کا حالم ہونا ضروری نہیں قرار دیا گیا۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ ہر مسلمان کو اپنے دینی عقیدہ اور روزمرہ کی زندگی میں پیش کرنے والے مسائل کا حالم ضرور ہو، اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو نماز، روزہ، نکاح، عقیقہ، نماز جنازہ کا رو بادکا سلسلہ کے موڑے ہوئے اور ہزاروں مسائل محلوم ہوں۔ کچھ کمی ہو تو علاج کی طرف رجوع کرنے اور معلوم کرنے کی قیادت قلبی اور مرضی سے روپیہ اپنیستہ ستی

اور عوام کی طرح چل رہی ہیں، رہیں یوں یوں یوں
اوپر مادہ دن خالقین یشاء وعمن یشون
اخذات و رسائل ناول و سنبه اخراج برکتیں
پالنے فتنہ ملن ضلال فیضیدا دنسا۔ ۱۱۹۷ء۔
فداں آنکہ کوئی بیٹھے ہا کسی کو اس کا شرک بنایا
چلے، اور اس کے سوار اور کناہ جس کو چلے گا
پلشی دے گا، اور جس نے خدا کا شرک بنایا
دستے دو رجایا۔

اگرچہ ان اور مخلوقین میں خصوصاً دور دنیا
علاقوں میں باکر مسلمانوں کے عالات حکومت کے جائیں
تو ایسی خرافات نظر آئیں گی جن کے تصور سے
روئے کھوئے ہو جاتے ہیں، لیکن واقعیت کے کام
کی کمی اور اشتہریت کا اثر سے ان کے اندر بہت کمی
اد فیصلہ ای رسم علک پانی جاتی ہے۔ اس کے نتیجے
مزدوری ہے کام دین کو حرام کیا جائے۔ اس کے نتیجے
جال بچایا جائے، اور اس کے لئے انجک کوشش
کو شکش کر دیا جائے۔

حیاتِ دورِ روزہ

لہذا ہمارا اولین فرض یہ ہے کہ ہم اپنے چون
کی تبلیغ و تربیت کو ہر چیز پر مقدم رکھیں اور اس کی
نکر کریں اور صاحبِ حیثیت حضرت اس میں دل کھل
کر حصر لیں کر ان کا حصر بنا حمل ان سے ای میں خال
بچا کر جائے، اور اس کے لئے انجک کوشش
کی جائے۔

علمِ حکایت کے کوشش و اعانت کی فضیلت

یہ کوشش بجا لے خود ایک بہت بڑی عجیت
ہے اور اس کی ایستقل فضیلت ہے ایک حدیث
میں آتی ہے کہ جو شخص درسون کو اچھی باتیں سکھانے
کی تھوڑی کوشش کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کے قریب ہے۔

دین کی ساری فنون بیان ملک کر جیسا کہ اس میں ان لوگوں کے
سر و خون میں اور مجیدیاں پانی میں ان لوگوں کے
لئے دعا کرتی ہیں۔

کون ہے جو اس شرف سے اپنے کو فرم کرنا
بہتر نہ رکھے، فرمایا دشمن سے ڈرنے
اوچھے کے مقابلہ میں، خود اور اپنے فیکو
اللہ تعالیٰ کھنافرمانصہ سے بچانے کے لیے
کرنا، کہ ہمارے ندیکیں دشمن کے چالوں
اور رکوریں کے مقابلہ میں زیادہ ڈرانے
کھجور گناہ و نافرمانصہ ہے، ہم اپنے گوہو
اپنے لفڑی کے ندیکیں دشمن کے چالوں
دھماکنگے رہا کرو۔

اس وقت پورے عالم میں مسلمانوں کی ظلیت
ان کے زوال و انحطاط اور باہمی اختلاف و انتشار کا
جو عامل ہے اس کے غافر اور عزت کی زندگی لدار نے

کے لئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اس وقت میں اسکی
جب تک امت مسلم قرآنی احکامات اور حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے ارشادات اور اکپ کے اسوہ پر گل پیرا
چشم پھوٹتے ہیں اور جس کے لئے ہونے جائے جادت کے
دہون قرآن و حدیث کے مکونوں کو پس پشت ڈال کر
کاشوق و شمور تو الگ رہا سرے سے عجیہ ہی
دنیا کی دوسری قوموں کے طبقوں سے عزت ملکنا
کے مت جانے کا قوی اندیشہ ہے اس لئے اس
اور اس کے لئے انھیں کے طبقوں کو اپنا نہ ہرگز نہ
عجیہ سے کوئی نہ اور ختم کرنے کی کوششیں آتیں ہیں۔

بڑے خارے کی بات

یہ کچھ خارے کی بات ہو گی کہ اس حدادت
سے خلفت ہر فی جانے جس کے لئے جادت کے

چشم پھوٹتے ہیں اور جس کے لئے ہونے جائے جادت کے

کاشوق و شمور تو الگ رہا سرے سے عجیہ ہی

دنیا کی دوسری قوموں کے طبقوں سے عزت ملکنا

اور اس کے لئے انھیں کے طبقوں کو اپنا نہ ہرگز نہ

چند گھنٹے ندوہ میں

تقریب پسندہ سال کے پہلا والصلوٰ ندوہ اسلامی حافظی کا موتو ملایہ دیکھ کر بڑی
سرت ہوئی کہ اب ندوہ الحلفاء میں شاندار عمارتیں بن گئی ہیں اور دہلی کا ادارے دن بہ دن ترقی پذیر
ہیں، یہ جوں کا جیسے تھا ندوہ میں گزری کی تحفظ حق پر بھی تحریکات کے خلاف جو احمد عزیز مولانا
شمس الحق ندوی مدینہ قومیتی ریجیٹ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور ان سے مل کر جوست و
شاوانی حاصل ہوئی میں اس کو لفظوں کا جامنہ نہیں پہنہ سکتا۔ موصوف بڑی محبت و اپنا نیت کے ساتھ ہی
اور پیشہ ہوئے دیرینہ دوست کا جامنہ استقبال کیا جاتا ہے اس طرح ٹیکے دیکھ کر جوست ہوئی کہ
دنیا میں اور خونہ میں بڑی تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ مگر یہ محترم اب سے جس مال پہلے یہ پستہ اپنے
تھے اب بھی میں زمانے کے گام و سر کا ان پر کوئی افرادیں ہو اور ملنا تھا ماحصل صاحب نہ ایسے بڑی ندوی
اکرام سے بیرون آئے اور بہت دیر تک غمید شور دیتے رہے۔ حضرت عین مولانا یہ تمہارے صاحب ندوی
امہماں شفقت و اپنا نیت سے بیش اک اور بڑی دعا میں دوسرا خطوط کھنکی تاکہ فرائی محتسب مفتی
مطہور صاحب ندوی سرہان مل کئے معاشرہ کیا اور خیرت مسلم کی۔ میرے چند رسم مولوی نہیں بڑی ندوی
بڑی بھلکی سے ملے پہنچ یادیں تازہ ہو گئیں ملکی تحقیقات و تشریفات اسلام کے شہر میں جانا ہوا یاں مولانا مسلمان
صلی اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے ازادہ عنایت بہتر رہائی پر طور خفجہ عنایت فرمائے، دارالعلوم کا
کتب خانہ ایک بڑی یونیورسٹی کا تھا اور اس کے ملکہ ندوی کے ملکہ ندوی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا
یہ ملکہ ندوی۔ بڑی مسٹر تھی میں مولانا مسلمان جسی ندوی سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا
بہت دیر تک گفتگو فرماتے رہے اور زمانے کے نشیب و فزانہ بھائیتے رہے، موصوف کافی ندوی
قبل بیکور تشریف لائے تھے، ہبھتے سے لوگ ان کو اب تک یاد کرتے ہیں۔ اب تک بیکور
میں ان کی تقریبیوں کی صدایے یا زخمیت سنی جا رہی ہیں۔ میرے ساتھ تھی دو ستر اخوت تھے، وقت کم تھا
اس لیے جلد ہی دایس اس ہو گیا مگر سرث ادا و فحاظ دایس ہوا۔ حضرت بولنا سیدیابو عین علی ندوی
مظلہ کی کتاب زندگی کے اوراق بنام کاروان زندگی کے سوچتے ساتھ لایا ہوں اور سلطان کر رہا ہوں۔

سب کچھ اور ہے جس کو تو خود کھجاتے ہے
زوال بندہ موں کا بے تری کے نہیں

حضرت عین عبد العزیز کے حقیقت پر بنی
النفالی رشی میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر کر
ہوئے ہم اپنا جائزہ لیں تو یہ بات کھل کر سانے
اچھے گی کہ ہمارے زوال و ذلت و بخت کا سب
حقیق یہ ہے ہاتھی عشرت علام اقبال مرحوم کے
اک حقیقت نہ اور حضرت عین عبد العزیز کے خلاف
اس اقتباس کے ترجیح شرپر اپنی بات فرم کر تاہم

پہنچہ روزہ تحریکیہ ریجیٹ
ایک تحریک ہے اس کی
تو سیع اشاعت میں حصہ ہے۔



بے بر کتوں کا تزویل رک جاتا ہے دل کا اٹھیاں
رخصت ہو جاتا ہے روح کی یا بیداری، آنکھوں کا
نور اور دلوں کا سرو رخصت ہو رکھنے والے
آج ہم ہی ہو رہا ہے۔ بہاں مگر کمداں میں

بھی جہاں صبح کی نماز کے بعد تلاوت کلام پاک اور

ذکر و اذکار، مطابع و مذاکرہ میں طلبہ اور اساتذہ

مشغول رہتے ہیں۔ خان کے بعد ایک بڑی تعداد کو

سوئے ہوئے دیکھا جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے تعلم

ہندوستان میں انگریزوں کی آمدے پہلے

بخاری کے لئے سنا لازمی ہے، طبی خانے)

رات و دن میں، چھٹے سونا سخت مدد ہونے کی علاحت

ہے، وقت کے ساتھ سونا اور وقت کے ساتھ بھائی

ان کو تربیت دیتے ہیں، اور اس کو وجہ برکت تصور

کی کمرے میں بخوبی، کام مرغ پیدا ہوتا ہے، ذہنی

انتشار اور باطنی کرب، تکریبی پے چینی اور قلبی پر ان کی

اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے

کر ان سونے پر ادبار چاہیے، جو لوگ اس کا تھا

مہیں کرتے زندگی میں بہت سی مخفیں برداشت

کرتے ہیں۔ رات میں جلد سونے کا رواج تھا،

حضر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رضاخی

کی نماز کے بعد بلا ضرورت جانا اور لا یعنی لٹکھو میں

وقت ضائع کرنا سخت ناپسندیدہ تھا۔ اس سے

میں بھی کرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد بھی ہے۔

"لا سمع بالا مصلح اول مسا فبر"

عث اکی نماز کے بعد بیدار ہیں اور افراگوں

کرنا صحیح نہیں، باں نماز پڑھنے والے یا مسافر

کرنے والے کے لئے اجازت ہے تاکہ جان

علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عث اکی نماز کے بعد بیدار ہیں اور افراگوں

کرنا صحیح نہیں، باں نماز پڑھنے والے یا مسافر

کرنے والے کے لئے اجازت ہے تاکہ جان

علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لیکن مغربی اقوام کے تسلط کے بعد مشرق قادم

خاصومانوں کے عادات و اطوار جس حد تک تاثر

کی برکتوں سے محروم ہے۔ پہلے مسلم محدثوں سے لندنی

تو قرآن پاک کی تلاوت کا نوں میں رس گوئی تھی

چانگے کا نظام بھی محل ہو کر رہ گی۔ رات میں دیر

اب گذری میں اٹھا ایک معمول بلکہ فرض

بن گیا اور صبح دیرے اٹھا ایک معمول بلکہ فرض

عن الحسد (قال الترمذی لایصح من قبل

استادہ) و حدیث ابی امامۃ اصحاب من حدیث

ابی اوریں عن بلال "ملخصاً"۔

حضرت بلال رضی اللہ عن فرمائے رحموز اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم اے ارشاد فرمایا کہ رات میں اسی

گھروں کو واپس ہوتے ہیں۔ سوتے سوتے ایک دو

نچ جلتے ہیں۔ اسی صورت میں صبح اٹھنے والے مدخل

اس کی پاندی کرتے ہیں۔ اور شام کے مطلع شام کی بیان کا

اصغر آپ پہنچ رہے، پہنچاں صفات پر آیات درج

ہوں انکو صحیح اسلامی طبقہ کے مطابق پرتوں سے غول کیں۔

صبح کی برسیں اور ہماری غفلتیں

مولانا محمد خالد ندویؒ غازکے پورے

نیز اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے ایک

بخاری سے پاک رکھتا ہے۔

محنت انسان کے لئے سنا لازمی ہے، طبی خانے)

رات و دن میں، چھٹے سونا سخت مدد ہونے کی علاحت

ہے، وقت کے ساتھ سونا اور وقت کے ساتھ بھائی

ان کو تربیت سے امراض سے محفوظ رکھتے ہیں۔

بہل خروع ہو جاتی تھی۔ سفر کرنے والے علی الصراح

کی کمرے میں بخوبی، کام مرغ پیدا ہوتا ہے، ذہنی

انتشار اور باطنی کرب، تکریبی پے چینی اور قلبی پر ان کی

اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے

کر ان سونے پر ادبار چاہیے، جو لوگ اس کا تھا

مہیں کرتے زندگی میں بہت سی مخفیں برداشت

کرتے ہیں۔ رات میں خانے کے بعد جلدی سونا اور

بلدی بیدار ہونا چاہیے۔ صحیح صادق سے پہلے بیدار

ہونے کو حدیث شریف میں "مسطرة للدرا" بخاری

کو دور کرنے والا قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

عث اکی نماز کے بعد بیدار ہیں اور افراگوں

روانہ کرتا ہوں۔ اس کی وجہ سے میری تجارت میں

برکت ہوتی ہے۔ میراں بڑھ جاتا ہے۔ جب مادی

زندگی میں ان برکتوں کا مشاہدہ ہو سکتا ہے تو عملی

تکریبی میں اپنے کام سونپا گیا اور میراں بڑھ جاتا ہے۔

لیکن بھی کام سونپا گیا اور میراں بڑھ جاتا ہے۔

جذب سیاحت کا شوق ہے میں نے ارادہ کر

یا تھا کہ میں مکار اور اس کی تہذیب کے بارے میں

شخص ایسا نہیں ملا جس سے میں تباہی خانہ کر سکتا

اندھیروں کی نظر کر دیا ہو، میں خوفزدہ چو گیا، اس

سوچنے کا انکلیٹ میں میں جس طبقہ کی تھی

میرے گھر سے قریب ترین مسجد ساختہ اپنے اسی

اسی پہنچ کے ساتھ اپنے اسی میں اسی میں اسی

اسی اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں اسی میں

پہنچ چکا تھا جہاں میرے لیے کوئی دوسرا راستہ نہیں
تھا جب کسی نسبجھے خدا کے وجود کے بارے میں تاکل نہیں
کیا بلکہ میں خود ہی تاکل ہو گیا۔ اس طرح میں اس
تبیجہ پر ہوتے ہوئے کیا تھا کہ خدا "وجود ہے" مگر یہ "خدا"
کون سانحدا ہے۔

لقد بر شکسته اپنی بُنی

فہ حافظ فنا نظر قادر مطلع ہے داورِ شرق اس سر بر جن
سالم کی صیانت وہ نورِ قلچ ہے سبے نزال سب سے عینی
اللہ عنی - اللہ عنی
سب کا مالک ہے کا خالق ہے سب کا حاکم ہے سب کا رانی
بے لائق سب سے عائق ہے دنیا اس کے ہن سے بھی
اللہ عنی ، اللہ عنی
ہاتھی ساریں کس کے آگے ہے سب غوث و قلب مقابح اور کے
لینا دینا اس کے قبضے ہے اس نے ہی بتائی جس کی بنی
اللہ عنی ، اللہ عنی
اس کو منائیں سب من جائیں ہے اس سے جیتیں سب جوت جائز
پھر کوئی نہ اس کو اپنائیں ہے ستا ہے ہر دم بلات ایسا
اللہ عنی ، اللہ عنی
دہی مارے دہی بلائے ہے دہی کھلائے دہی بلائے
دہی جگائے دہی سلاٹے ہے ہے اس سے دہڑا پھر کون دھج
اللہ عنی ، اللہ عنی

کوئی بھی نہیں اس کا بھر پر پیر و ملی جو یا پیغمبر
سب تاہ دلگزیں اس کے جا کر پر پھر کیوں نہ ہواں سخن فتن
الشغرنی . الشرغنی
جس کو جا چے ملزت دیدے ہے جس کو جا ہے خاتم دیدے
صورت دیدے سیرت دیدے ہے کوئی بھی اس سے مستغثہ
الشغرنی . الشرغنی
تو حکما بیڑا پار لگایا ہے آگ کو بھی گلزار بہتا یا
قور جہاں سردار بہتا یا ہے تقدیر شکست ایسی بھی
الشغرنی . الشرغنی
جب حکم قضا آجائے کا ہے یہ مال دھرارہ جائے کہا
سب تھائیں بڑا رہ جائے گا ان دونوں کی ہے یہ دنیا کو
الشغرنی . الشرغنی

خداوہ نے یہیں وہ لوں ساختا ہے۔

کیا یہ خدا جیس (Jesus) تھا اسکوں
میں باجل پڑھتے وقت بھی مجھے اس پر کسی بھی تصدیق نہیں
تھا۔ لہذا اب اس پر ایمان لانے کی کوئی وجہ نہیں
تھی۔ اس کے بر عکس میرے ہاتھ میں قرآن کریم تھا
جس کی صحت سائنس کی تسلیم شدہ حقیقتوں سے
ثابت ہوئی ہے۔ اور اس میں یہ لکھا ہے کہ اللہ کے
سو اکوئی معینوں نہیں ہے۔

اس کے علاوہ میں نے با قبل میں دو مقامات بھی
تلائش کر لیے جس میں جیس (Jesus) کے خدا ہونے
سے صراحتا انکار کیا گیا ہے۔ عیالاً اپنے اس مقدس صحیحے
میں یہ عبارتیں پڑھنے کے بعد کس طرح جیس کرائٹ
(Jesus Christ) کو خدامان سکتے ہیں؟

کتاب متی، باب ۱۹۔ آیت ۱۶۔ ۱۷ میں مرقومؐ

نیک تو وہی ایک ہے جو خدا ہے!

کتاب یوحنا، باب ۵ آیت ۳۰ میں ہے
”میں اپنے آپ سے کچھ ہنسیں کر سکتا“
اور کتاب یوحنا کے آیت ۲۴ میں لکھا ہے .
”ادر میں باپ سے درخواست کر دی گا کہ وہ
تمہیں دسر امد دگار (COMFORTER) یعنی مصلحت اللہ
علیہ وسلم، بخشنے کا جو ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا“

اسلام قبول کرنے کا فیصلہ

پس اس طرح رفقان میں جبکہ حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وسلم یہ قرآن پہلی بار نازل ہوا تھا یعنی

اسلام قبول کرنے کا فیصلہ

تعریف میات معمولی

بارے میں کہہ باد آیا اور اس پر گفتگو کا آغاز ہوا۔

چند ایک ملاقاتوں کے بعد میں نے اس سے کہا کہ وہ یہ ثابت کریں کہ خدا کا وجود ہے، اس سوال کے جواب میں انہوں نے اوریں بکالی دے دیا اس کتاب میں مذکور "قرآن اور ماڈرن سنسس" (LUXE BUCAILLES) کا تابع ہے۔

ایسا کتاب میں میں نے قرآن کے کچھ اقتباسات دیکھے جن کے بارے میں یہ یقین رکنا شکل تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی شخصیتی لکھ سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سورۃ الرحمن آیت ۱۷۶ میں ہے کہ "اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمانوں اور زمینوں کے کناروں سے تو نکل بھاگو، نہیں نکل سکتے کہ بعدن (ہمارے اختیار کے)"

اسی طرح سورۃ الانبیاء کی آیت ۲۳۴ میں زمین کے گردش کرنے کا تذکرہ ہے جبکہ اس زمانے میں دنیا زمین مطلع ہونے پر یقین کرتی تھی۔

اور دہی ہے جس نے بنائے رات اور دن اور سورج اور چاند سب اپنے اپنے گھر (یعنی مقرہ) اس پر گھوم رہتے ہیں۔

میں نے اپنے گرد پیش یہ نظر والی خاص طبقے میں کہہ اندمازہ کر سکتے ہیں کہ میں اس نسل کا پرداختہ ہوں جسے مذہب کے نام پر اسکوں میں کچھ تسلیم دی جاتی ہے لیکن اس برعکس نہیں کیا جاتا۔

نہ کبھی مبادت کرنے کا موقع ملتا ہے اور نہ اس سے سمجھنے کا، مجھے یہ ہے کہ جو کچھ بتایا جاتا ہے اس پر کوئی ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی واقعہ کا کوئی ضرورت نہیں لیکن اس کا ابھی موقع نہیں تھا۔ مجھے کرسی کے پیٹ انگلینڈ جانے کی دو بیٹھے کی رخصت لمبی ہوئی تھی اور میں اسے کسی تھمت پر گزوانا نہیں چاہتا تھا۔

کویت میں آمد

جنون ۱۹۹۳ء میں کویت بہو شنبے بر بھجے پلازا ہوٹل پر جایا گیا تھے یہاں ایک ماہ گزارنا تھا کیونکہ جو مکان تھے ملا تھا اس کی مرمت ہو رہی تھی، مراکوکی طرح کوست میں بھی میں اپنے غالیت میں شہر کا پہلی چکر لکایا کرتا۔ ۲۰ سینٹی گرین گری بھی اس میں مانع نہیں ہوئی میں اسلام پڑھانا میں کیشی (آل بیل بی) کے دفتر اور مکتبوں میں پڑھانا میں کیشی میں کسی سے اسلام کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

کچھ دنوں بعد میں ٹیلیو فون کے اسلامی پروگرام دیکھنے لگا۔ ال واکس ٹیلیفون نمبر سے واقف ہو گیا جس سے میں اسلام کی بایت مزید معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ حالانکہ میرے ذہن میں اس نمبر سے کسی قسم کی مزید واقعیت حاصل کرنے کا داعیہ نہیں بیدا ہوا۔ میکن ٹیلیفون نمبر تک میرے ذہن میں محفوظ ہے میں ان ٹیلیو فون پروگراموں کو دیکھنے اور ان کے بارے میں اپنے ساتھیوں سے سوال کرنے لگا اور اس طرح ۱۹۹۵ء میں اسلام کے متعلق میری دلپی میں اضافہ ہوا۔ اگر اور میں زخمی کا کچھ کہتا ہم رخند کر ٹھوڑی

یہ اسلام کے حق میں رجیب یا میں اس کے
بوتا گیا اور میں نے فیصلہ کیا کہ کچھ کتابیں خرید کر پڑھو
ہیکل کی حیات محمد پڑھنے کے بعد میں حضرت محمد
علی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت سے سرسری طور پر واقف
ہو گیا میں اس وقت تک مجھے اس کا یقین نہیں تھا
کہ خدا کا وجود بھی ہے جن لوگوں کے ساتھ میں کام
کرتا تھا وہ اپنے اور یا نذر لوگ تھے اور مجھے یقین تھا
کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ناطق بات نہیں
 بتلا میں کے پھر جی سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات
 پڑھنے کیوں نہیں تھا؟ مغرب کے ایک باشندہ کو
 جسے خدا کے موجود ہوتے ہوئے یہ یقین ہی نہیں تھا کون
 اس کا ثبوت دے سکتا تھا (وہ) واقعی خدا کا وجود اور
 وہ دنیا یہ نسلیسس (EYES) نہیں تھا۔

میں نے اپنے گرد و پیش پر نظر والی خاص طور
 پر آگئیں کی موجودگی پر نہ تو ہم اسے دیکھ سکتے ہیں
 ز سونگھے سکتے ہیں لہ من سکتے ہیں اور نہ جھوکتے ہیں
 لیکن زندہ رہنے کے لیے اس کی موجودگی ضرور
 ہے کیا یہ ممکن نہیں کہ خدا موجود ہو لیکن ہم اسکے صفو
 کے ادراک سے قاصر ہوں؟

اس موقع پر میرے ذہن میں یہ سوال بھی
 ہوا کہ اگر خدا نے اس کا ائمہ کو نہیں بنایا ہے
 پھر کس نے بنایا ہوگا۔ اگر یہ کام ائمہ عظیم (BIG BANG)
 آئی ہو تو بھی یہ عظیم دھماکہ کس نے کیا تھا؟
 میں ذہنی طور پر ایک الیگوریکسٹ نہیں

میرا خیال تھا کہ ملاقات کے دوران مجھے اسلام
 کے بارے میں کچھ بتلایا جائے گا، لیکن ان حضرات
 نے اس پر زور دیا کہ چونکہ اسلام میں کسی قسم کا
 جبر چانز نہیں ہے، لہذا وہ اپنے خیالات و نظریات
 سے بچ دی پرانا نہیں کرتے بلکہ یہ
 مناسب ہو گا کہ میں جو کچھ سوال کرنا چاہوں وہ اس
 کا جواب دیں یہ میرا خدا یہ ایمان نہیں تھا۔ ز جیسیں
 (حضرت علیؑ) برادر نہ اللہ بر۔ اس یہے میں نے ان سے
 کہا گئی کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
 میں کوئی سوال نہیں ہے۔ کار کے اندر سفر کرتے ہوئے
 کچھ وقت نحاماوشی میں گذر امتحا کر مجھے اسلامی تاریخ کے

مری اقدیر میں لکھدیا تھا۔

کویت میں امرد

جون ۱۹۹۶ء میں کویت بہو پئنے بر جھ بیان
ہوئی جایا گیا تھا ایک ماہ گزارنا تھا کیونکہ
جو سکان بچے ملائیا اس کی مرمت ہو رہی تھی، مراکش

- طرف کویت میں بھائیں اپنے عالی قیمتی شہر کا پریل
پہنچ لایا کرتا۔ ۲۰ سینٹی گرین گری بھی اس میں ملنے ہیں
اوڑیں اسے کسی قیمت بر گوتا نہیں کیا تھا۔

اور مکتبوں میں پہلا جاتا ہیکن میں نے کسی سے اسلام
کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔

کچھ دنوں بعد میں شیخوں کے اسلامی
پروگرام دیکھنے لگا۔ ابوالاسیں شیخوں غیرے واقف
کیلئے ہی میں آئی پیس سے رابطہ نامنگہ رکن کا

زمین کے گردش کرنے کا تدریج ہے جبکہ اس زمانے
میں دنیا زمین نکھل ہونے پر تھیں کرتی تھی۔

اسی طرح سورہ .. الانبیاء کی آیت ۲۳ میں
اطلاقات فرمائنا تھا کہ میری کلم

کا بھی میں نے حتم ارادہ کر لیا تھا کہ میں عربی فرموں کو
کم کی مزید واقفیت حاصل کرنے کا اعیانہ نہیں بیدا

ہوا۔ یکن شیخوں نے ایک بڑے ذہن میں مختلط
میں ان شیخوں بروگرام کی بھیجا۔ میری پہلی طاقت

یکی میں رسرچ کرنے والے جاپ عبد اللطیف اور
کیوں کا صدر جناب عبدالواہب الشنی سے ہناظط
۱۹۹۶ء میں اسلام کے متعلق میری پہلی میں اضافہ

ہوتا گی اور میں نے فیصلہ کیا کہ کہتا ہیں خود کر چکو

ہیکل کی جیات میں کچھ بر رخص کے بعد میری محنت خود
عملی اذکار و سلام کی شفیقت سے سرسری طردہ واقف

تو ہو گی تکن اس وقت تک مجھے اس کا تھیں ہیں تھا
کہ رادیوی خدا کا بوجہ بھی ہے جن لوگوں کے ساتھ میں کام

کرنا تھا، اچھے اور یا اندر لوگ تھے اور مجھے تھیں تھا
کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی فحاظات نہیں

مناسب ہو گا کہ میں جو کچھ سوال کرنا چاہوں وہ اس
کا جواب دیں یا میری سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات

پھر کس نے بنایا ہو گا۔ اگر یہ کامیات عظیم و عالم
حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انہیں ہم ایک منفات

کہاں کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
میں کوئی سوال نہیں ہے کام کے اندر رکھ کر تھے ہوئے
اور دیہ خلصہ (JESUS) نہیں تھا۔

بارے میں کچھ یاد آیا اور اس پر گفتگو کا آغاز ہوا۔

بڑہ اختر ہوں بے ذہب کے نام پر اسکوں میں
کچھ قسمیمدی جاتی ہے لیکن اس بر علاوہ ہیں کیا جاتا

ذکری جیسا بات کرنے کا موقع میں اسی ہوئیں میں پڑی
کامہ تجویز ہے کہ جو کچھ ستیلا جاتا ہے اس پر کوئی

ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی مقافع کا حکم ضورت
تھی کیونکہ اس کا بھی موقع نہیں تھا۔ مجھے گرس کے

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی
شخی کہا سکتا ہے۔

مثال کے طور پر سورہ الرحمن ایت ۲۷
میں ہے کہ ”اے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے
اگر تم سے ہو سکے کہ نکل بھاگو آسمانوں اور زمینوں
کے کناروں سے تزلک بھاگو نہیں نکل سکتے کہ بودن
(ہمارے) انتیار کے“

اسی طرح سورہ .. الانبیاء کی آیت ۲۴ میں
زمن کے گردش کرنے کا تدریج ہے جبکہ اس زمانے
میں دنیا زمین نکھل ہونے پر تھیں کرتی تھی۔

اسی طرح جزوی ۱۹۹۶ء کے اندر میں
نے آئی پیس کو پہلماں سلیمانی، میری پہلی طاقت

یعنی ان شیخوں بروگرام کو دیکھنے اور ان کے بارے
میں پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کیوں کا صدر جناب عبد الوہاب الشنی سے ہناظط
۱۹۹۶ء میں اسلام کے متعلق میری پہلی میں اضافہ

ہوتا گی اور میں نے فیصلہ کیا کہ کہتا ہیں خود کر چکو

ہیکل کی جیات میں کچھ بر رخص کے بعد میری محنت خود
عملی اذکار و سلام کی شفیقت سے سرسری طردہ واقف

تو ہو گی تکن اس وقت تک مجھے اس کا تھیں ہیں تھا
کہ رادیوی خدا کا بوجہ بھی ہے جن لوگوں کے ساتھ میں کام

کرنا تھا، اچھے اور یا اندر لوگ تھے اور مجھے تھیں تھا
کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی فحاظات نہیں

بتلائیں گے پھر میری سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات

پھر کس نے بنایا ہو گا۔ اگر یہ کامیات عظیم و عالم
حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انہیں ہم ایک منفات

کہاں کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
میں کوئی سوال نہیں ہے کام کے اندر رکھ کر تھے ہوئے
کچھ وقت خاموشی میں گزر اخھار مجھے اسلامی تاریخ کے

بڑہ اختر ہوں بے ذہب کے نام پر اسکوں کا

کچھ قسمیمدی جاتی ہے لیکن اس بر علاوہ ہیں کیا جاتا

ذکری جیسا بات کرنے کا موقع میں اسی ہوئیں میں پڑی
کامہ تجویز ہے کہ جو کچھ ستیلا جاتا ہے اس پر کوئی

ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی مقافع کا حکم ضورت
تھی کیونکہ اس کا بھی موقع نہیں تھا۔ مجھے گرس کے

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی
شخی کہا سکتا ہے۔

اسلام پریز نیشن کیلی

انگلینڈ میں ہی میں نے طکریا تھا کہیں
وہیں ہوئے بر میں آئی پیس سے رابطہ نامنگہ رکن کا

بڑو گرام دیکھنے لگا۔ ابوالاسیں شیخوں غیرے واقف
بھوگی جس سے اسلام کی باتیں مزید معلومات حاصل

کر سکتا ہے۔ حالانکہ میرے ذہن میں اس بھرپرست کسی
قلم کی مزید واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ نہیں بیدا

ہوا۔ یکن شیخوں نے ایک بڑے ذہن میں مختلط
میں ان شیخوں بروگرام کو دیکھنے اور ان کے بارے

میں پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کیوں کا صدر جناب عبد اللطیف اور
پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی فحاظات نہیں

بتلائیں گے پھر میری سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات

پھر کس نے بنایا ہو گا۔ اگر یہ کامیات عظیم و عالم
حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انہیں ہم ایک منفات

کہاں کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
میں کوئی سوال نہیں ہے کام کے اندر رکھ کر تھے ہوئے
کچھ وقت خاموشی میں گزر اخھار مجھے اسلامی تاریخ کے

بڑہ اختر ہوں بے ذہب کے نام پر اسکوں کا

کچھ قسمیمدی جاتی ہے لیکن اس بر علاوہ ہیں کیا جاتا

ذکری جیسا بات کرنے کا موقع میں اسی ہوئیں میں پڑی
کامہ تجویز ہے کہ جو کچھ ستیلا جاتا ہے اس پر کوئی

ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی مقافع کا حکم ضورت
تھی کیونکہ اس کا بھی موقع نہیں تھا۔ مجھے گرس کے

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی
شخی کہا سکتا ہے۔

اسلام پریز نیشن کیلی

انگلینڈ میں ہی میں نے طکریا تھا کہیں
وہیں ہوئے بر میں آئی پیس سے رابطہ نامنگہ رکن کا

بڑو گرام دیکھنے لگا۔ ابوالاسیں شیخوں غیرے واقف
بھوگی جس سے اسلام کی باتیں مزید معلومات حاصل

کر سکتا ہے۔ حالانکہ میرے ذہن میں اس بھرپرست کسی
قلم کی مزید واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ نہیں بیدا

ہوا۔ یکن شیخوں نے ایک بڑے ذہن میں مختلط
میں ان شیخوں بروگرام کو دیکھنے اور ان کے بارے

میں پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کیوں کا صدر جناب عبد اللطیف اور
پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی فحاظات نہیں

بتلائیں گے پھر میری سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات

پھر کس نے بنایا ہو گا۔ اگر یہ کامیات عظیم و عالم
حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انہیں ہم ایک منفات

کہاں کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
میں کوئی سوال نہیں ہے کام کے اندر رکھ کر تھے ہوئے
کچھ وقت خاموشی میں گزر اخھار مجھے اسلامی تاریخ کے

بڑہ اختر ہوں بے ذہب کے نام پر اسکوں کا

کچھ قسمیمدی جاتی ہے لیکن اس بر علاوہ ہیں کیا جاتا

ذکری جیسا بات کرنے کا موقع میں اسی ہوئیں میں پڑی
کامہ تجویز ہے کہ جو کچھ ستیلا جاتا ہے اس پر کوئی

ایمان ہی نہیں لاتا۔ مجھے کسی مقافع کا حکم ضورت
تھی کیونکہ اس کا بھی موقع نہیں تھا۔ مجھے گرس کے

حضرت مسیح عیسیٰ علیہ السلام کے صرف چھ سو سال بعد کوئی
شخی کہا سکتا ہے۔

اسلام پریز نیشن کیلی

انگلینڈ میں ہی میں نے طکریا تھا کہیں
وہیں ہوئے بر میں آئی پیس سے رابطہ نامنگہ رکن کا

بڑو گرام دیکھنے لگا۔ ابوالاسیں شیخوں غیرے واقف
بھوگی جس سے اسلام کی باتیں مزید معلومات حاصل

کر سکتا ہے۔ حالانکہ میرے ذہن میں اس بھرپرست کسی
قلم کی مزید واقفیت حاصل کرنے کا ارادہ نہیں بیدا

ہوا۔ یکن شیخوں نے ایک بڑے ذہن میں مختلط
میں ان شیخوں بروگرام کو دیکھنے اور ان کے بارے

میں پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کیوں کا صدر جناب عبد اللطیف اور
پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

پہنچا جائیں۔ میری پہلی طاقت

کہ وہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی فحاظات نہیں

بتلائیں گے پھر میری سوال یہ تھا کہ مجھے ان لوگوں کی بات

پھر کس نے بنایا ہو گا۔ اگر یہ کامیات عظیم و عالم
حضرت مسیح (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور انہیں ہم ایک منفات

کہاں کیا سوال کروں اس کے بارے میں میرے ذہن
میں کوئی سوال نہیں ہے کام کے اندر رکھ کر تھے ہوئے
کچھ وقت خاموشی میں گزر اخھار مج

ترک میں ادب اسلامی کا اعماق

مولانا سید ابوالحسن علی حسینی ندوی کا اعزاز
(۸ تا ۱۰ اگست ۱۹۹۶ء)

جامعہ طیہ اسلامیہ، ڈاکٹر منشیان صدر شعبہ عربی دریں
یونیورسٹی، مولانا نذر الحضین امامی استاذ ادب عرب
دارالعلوم ندوہ العلام رکھنؤ اور جناب ائمہ احمدی
وکی نصاب کیئی حکومت ہمارا ستر اور وہ منگ پر پیسر
سینٹ اکریڈیٹ میڈیسین فارسیشن ڈیلیجیٹ قابل ذکر ہے۔
علم عرب اور دنیا کے اسلامی چن محققین اور
دانشوروں نے حضرت مولانا علی سیاں کی علمی اور
اداروں کی خدمات پر اپنے گر اقدار مقام ادا کیا
پیش کیے ان کے ممتاز اسماے گرامی درج ذیل ہے۔
— ا. سید ضیاء الحسن ندوی پروفیسر و مدرس عربی، جامعہ طیہ اسلامیہ، نئی دہلی۔ —

ایل زبان کی طرح عبور حاصل ہے، عرب ملماً اور اصحاب
رائٹ ادب اسلامی کے ترک دفتر نے سرکزی
عرب دفتر کے تعاون سے ترک کے تاریخی شہر استنبول
قد و نظر بھی اس کا اعتراق کرتے ہیں مولانا کی متعدد
ام القریٰ یونیورسٹی (دکمکرم) پروفیسر شیخ محمد علی مابولی
جزیت بول کو بعض عرب دینی درسگاہوں، کامیجوں،
میں ادب اسلامی کا ایک عالمی اجتماع منعقد کیے
اور جامعات میں داخل نصاب بھی کیا گیا ہے، تندن
اس سے روزہ رامی اجتماعی عیسیٰ ایشیا ڈافرنسیک کے
مختلط ملکوں سے کوڈیش ایشیا ادب، شعروار اور
یونیورسٹیوں کے اساتذہ زبان دادرشی و شغفیات پر مولانا
کی نظر بہت گہری ہے، بیکوں کے ذمہن اور نفیسیات
کو ساختہ کر مولانا نے متعدد کتابیں تصنیف فرمائی
ہیں جنہیں عرب ناشروں نے ہتھا میں شائع کیا اور
مندوں اس میں شامل ہوئے۔ اس سینارک کے
خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہمارے ملک ہندوستان
کے متازین مام اور صحفہ مولانا یاد رواں علی
کو بڑھا دیا جائیں۔ اس کے علاوہ حدیث نبوی کی
قصیا والدین صابری شاعر طلب، فاکھر حسن الامری
ادبیت و بلاغت القرآن مجید کے ادبی اعجاز اور اس
کے حرف حرف میں یہاں حکمت کو بھی مولانا نے موضع
کا ایک سلسلی مذاکرہ بھی منعقد ہوا، جس میں علام احمد
علیس نائب صدر رابطہ جامعات اسلامیہ و مدیر
کتبہ صحوة اسلامیہ (مصر) ڈاکٹر برایم الفاظی رکھر
مولانا نے عمر کی علمی ادبی تحقیقات کے
مختلف پہلوؤں پر بہت اپنے تحقیقی مقالے پیش
ڈاکٹر عبدہ زایہ استاذ ادب عربی امام محمد بن سعود
یونیورسٹی دہمیر مجاهد ادب اسلامی (ریاض) ڈاکٹر حسن
کے کچھ ہندوستانی مقامات کاروں میں مولانا سید
کے توصل حزل مسدود گرا بھی لپٹے سکر شیری بخار
محمد راب صاحب حسینی ندوی حفظہ، مولانا علی سیاں
مولانا سعید الرحمن عظیمی ندوی علیہ کلیۃ اللسان فخر
کے اس اعزاز کو انھوں نے ہندوستان کے باعث فخر
و مدیر "البعث الاسلامی" ندوہ العلام رکھنؤ، مولانا سید
مولانا موصوف کی علمی و ادبی عنطیت کا اعتراض
محرو رفع رشید حسینی ندوی استاذ ادب عربی و مدیر
"الراہنہ" رکھنؤ، پروفیسر سید محمد العجمان ندوی اساتذہ
یہیں کیا جاتے ہے مسلم عرب دانشوروں کی نذر میں ڈننا
صدر شعبہ عربی و فارسی ال آباد یونیورسٹی و صدر رکھنؤ
کا مقام بہت بلند ہے عربی تحریر و خطاب پر ملنا کو
نئی دہلی، پروفیسر سید ضیاء الحسن ندوی صدر شعبہ عربی

جس میں بحدورہ ملکوں کے شاہزادہ شہزادے نے مولانا
حضرت ملکی علیہ السلام کی تیاری کی تھیں کہ ملک کو نہ
کر رہے ہیں۔

حضرت کی عالیشان ملکی دینی، وادیبی خدمات کو نہ رکھا
تمہیں پیش کیا۔ کچھ ممتاز شہزادے کے اسماء میں جو
ایشیائی بلاد کے جا بہب سے اس کے نہایت فضیل
شاداب دلکش چین زاریں مندوں میں دعوی میں خبر
اس کا زوال نہ تھا اور اور کوئی کوئی کے مشاہدی ایسا کی خوش
شکوہ ترکیم اور ترکیم کوئی کے مشاہدی ایسا کی خوش
ہے۔ مولانا نے ترک نوجوانوں کو ان کا خاتمہ اپنی
یاد دلاتے ہوئے فرمایا کہ "دنیا بھروسی اسلام اور
مسلمانوں کا مستقبل تباہ رکھنے پڑے۔

استنبول میں ادب اسلامی کے اس اجتماع
سے ترک تعلیم یافت بلطف نے بڑی دلپیشی کی ہے جو
ملک سرست اور تصور سپاس تھا۔ میں دبیر
ہائیون ایضاً تھی جو اپنے تھے میں استنبول شہر کے جس
حصہ میں میزبان رسول حضرت ابوالیوب الانباری
محب استراحتی میں وہ نمکوں کے لیے ایک تھرک
مقام ہے۔ میں بردود سری قدر یہ اسلامی بیکاری
بھی ہے، اس طبق بلادی کے حضرت میں مولانا سے ملنے
کیلئے ہوتی آتے۔ حضرت مولانا کو اپنے ساتھ رکھنے
یہ زبان رسول کی زیارت کیلئے، پھر انہوں نے
ایک تھرکی میں ایشیائی استنبول کا پویش
کو شہزادہ دلی کی کش کر جائیں جا سات
استنبول کا ایسا ناقابل فراموش منظر پیش کر دی
تھی کہ طے۔

زفرق تا پر قدم ہر کجا کے نگم
کو شہزادہ دلی کی کش کر جائیں جا سات
یہ زخمی ہوا تھا۔ دلی اور اس توں تک پر سامنے
معلوم ہوتا تھا کہ شہر استنبول نے اپنے محظی
دگر ای تدریجیان کے لیے آسان سے تارے توڑ کر
دہن کوہ میں پہنچا دیے ہیں۔

عنایتیہ کے آخر میں ایشیائی استنبول کا پویش
کے میں نہ از واد اون تک معمون گردی کی تھی۔ اسلامی
ہی میں نہ از واد اون تک معمون گردی کی تھی۔ اسلامی
شاہزادیاں ایسا ناقابل دست اندرازی پویش ہر مرار دیا
اوہ بینی استقبالی تقریب میں بوسنیا کے تاریخ میں
وہ شہزادات کو کچھ ایسی درد مندی و دل سوزی کے
سامنے خطا ب کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ اس کے
ساتھ بیان کیا کہ حضرت مولانا بے اختیاری جگہ بہر
کھڑے ہو کئے اس سے قبل کے تمام خطاب سکو روکی
کے ملادہ استنبول کے میسر کی جانب سے مندوں میں
حضرت کی بنابر مولانا اپنی نشست سے ہی فرماتے
ہیں کچھ تھے کہ میسر کی جانب سے مندوں میں یاد مولانا
انہیں کیا جا چکے ہیں ذہنی میسر ہے بلطفہ نہیں
ذہنی میسر ہے بلطفہ نہیں کیا جا چکے ہیں ذہنی
کے دل کو ہر یا کوئی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میسر کے
غافل حضرت مولانا علی میں دل طلاق کا اسم رکھی جکے تھے۔
ہوئے جو موصوف کی تصنیف قصص النبیین پڑھکر
انہیں کرام کے سبق آموز قصص سوزت میں پیش
تقریب اور دلایی پہلے کے آتش فوار شغل دیا رانداز
ساتھی۔ اس طرح حضرت والا کام ناجی اور ان کے
ذکر کام کا ثبوت دیا۔

ادب اسلامی کا فن کے دیگر فن کا کو اپنے دست و پاس کی گئی۔
۶۔ دوسری جو نزدیکی روحانیت کی بدولت ایک علمی غالفاہ معلوم ہوتی تھی، حضرت اسے متفق کرنے کے لیے منظور ہوتی کیا۔ ادب اسلامی کے نظریہ اور اس کے باقی فنکر کی وجہ سے ایک عظیم المربت فحیضت کی کچھ جائیدادیں ایک حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی شخصیت میں قوای اول سیاست کا مفہوم کیا گیا تاریخ اور موضع کا مفہوم ہوتا ہے۔ مذکور اسی مفہوم کے خلاف مفہوم اور اقتداری کا اظہار کیا۔ یہ ادارہ "مدرسہ الحبیل" کے نام سے معروف ہے۔
۷۔ جو تجھی تجویز ادب اسلامی کی ایک بڑی شخصیت ایک نہال ہے کہ ان کی ساری پیشہ بنیادیں اگست بینال ہیں کہ اس کے باوجود اقتدار میں متفق یا اس ہوتی ہے۔ خود اور ناکہم بینال ہے کہ اس کے باوجود ترک نادان ہے۔ اما ترک آنکہ وہ آگاہ ہے کہ اس کی سیاست دھومنہ تکالا۔ اما ترک کی اسلامی کے کام کے فروغ کے لیے ایک نرسٹ فلم کیا جائے جس کی صدارت کے لیے ترک زبان کے مشہور شاعر و ادیب داکٹر علی نادر کا نام منظور کیا گی۔ جو ادا شناس ہو ہے تو اپنی معلوم بہت اک کسی تو میرے ہیکا یک کوہ نم کا لوث پڑنا باغث ہم ہیں ہوا کرتا۔
ٹھکر جوں صدر امام سے ہوئی ہے سو پہلے۔ خلیل اللہ کادر یا اسی وقت بھر ہمارے ہم کے تھے۔ مغلیت عرب کتنی بڑی چوری کیوں نہ ہو، آنکہ سالت کی ایک جعلی سی کرن دشت ددم کو سوسکر کر دینے کے لیے کافی ہے۔
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ایک داکٹر طبیب حاجت ادیک ماہر بناش کی طرح ترک کے باہر بھی پھیلا ہو لے۔ انہوں نے دور ڈیلوی اسٹشن اور ٹویں بیس رنگی قاتم کئے ہیں جس کی ترک کے موجودہ اور لیز و برول رنگ کا سالہ بیس کر لھا آتا۔ اسی تاریخ کے سچے سفیدیاب ہو۔ وہ اپنے بیان ہے۔ مخفی کوہ نم کا لوث پڑنا باغث ہم ہیں ہوا کرتا۔
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ایک بزرگوں کی جانب سے باقاعدہ نشریات ہوتی رہی کا جائزہ لینے کے لیے اس کی مجلس شوہری کی نشست ہے۔ علاوہ ازی متفقہ پرائیوریت اسپیشل کی صنعت کی پہنچان اور اسکو فلم کئے گئے ہیں۔ ایک دس سے بزرگ نے دینی تعلیم و تربیت کے تقدید اور اور مارس کے کام کی تو سیع و اشاعت کے لئے بھی جوں جوں پرائیوریت اس سلسلہ میں کئی ایجادیں تو کئی درجن ہیں اور اسی میں کوئی کمی نہ ہے۔ مذکور کیا گی اس سلسلہ میں کئی ایجادیں تو کئی درجن ہیں اور اسی میں کوئی کمی نہ ہے۔ مذکور کیا گی اس سلسلہ میں کئی ایجادیں تو کئی درجن ہیں اور اسی میں کوئی کمی نہ ہے۔

مکتبی کے قائم مجتمعہ حیات سے
مبینی کے قائم مجتمعہ حیات حضرت سے گزارش
بے کوئی تحریک کے سلسلہ میں رقم صحیح کرنے یا
خواہید بنتے کے سلسلہ میں ذلیل کے ترتیب رابطہ
جدید ترک شعرو ادب کی ایک جانی مانی شخصیت
رکھتے ہیں۔
ترکی میں اسلامی تصوف کے نقشبندی سلسلہ
کے کئی بزرگ ترک علام و خواص میں بڑا اثر رکھتے
ہیں ان کے بہت دیسیں حلقة ہائے ارادت ہیں۔ ان
بزرگوں نے ادب اسلامی کے کام و پیغام سے بڑی
لبپسی کا اغذیہ نہ رکایا۔ ان بزرگوں میں سے ایک داکٹر
مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نے ایک طلاق نے ایک
طبیب حاجت ادیک ماہر بناش کی طرح ترک کے باہر بھی
پھیلا ہو لے۔ انہوں نے دور ڈیلوی اسٹشن اور
لی وی سرکر بھی قاتم کئے ہیں جس کی ترک کے موجودہ
اور لیز و برول رنگ کا سالہ بیس کر لھا آتا۔ اسی تاریخ
تو اپنے بیان ہے۔ مخفی کوہ نم کا لوث پڑنا باغث ہم ہیں ہوا کرتا۔
ٹھکر جوں صدر امام سے ہوئی ہے سو پہلے۔ خلیل اللہ کادر یا اسی وقت بھر ہمارے ہم کے تھے۔ مغلیت عرب کتنی بڑی چوری کیوں نہ ہو، آنکہ سالت کی ایک جعلی سی کرن دشت ددم کو سوسکر کر دینے کے لیے کافی ہے۔



ALAUDDIN TEA
Tea Merchants

44, Hajji Building,
S. V. Patel Road, Null bazaar, Bombay-400 003.
Tele.: Add Cupkettle Tel.: 3762220/3728708
Tel. (R) 3095852

۲۳ نمبر اور ۱۲ نمبر کی اسپیشل جاتے
حاصل تجھے۔

۱۰ ستمبر ۱۹۴۷ء

ملت کا ایک خاموش خادم

قاضی اطہر صاحب مبارکبود

محمد الیاس بھٹکی ندوی

ہوئے اس شخص نے کہا کہ جنہوں ہی کو قاضی اطہر کی جانتا ہے۔ یہ سن کر ہماری حیثت کی کوئی اعتمادیں نہیں رہیں اور ہم لوگ ول ہیں شرمندگی اور کہ ہم نے ایک عظیم المربت فحیضت کی کچھ جائیداد میں کتنی بڑی خطلی کی اس کی وجہ بھی ظاہر تھی کہ قاضی اطہر کی کتابوں سے ہمارے ذہنوں میں ان کے متعلق جو تصور تمام تھا ان کی زندگی میں

اس کا دو دوستک پہنچنے تھا وہ اپنی تحقیقی و تجزیی بارے میں اگر کہہ جائے تو بیجا نہ ہو گا کہ ان کی ملت میں جن کا انتقال ہوئے شاید ایک زادگر گیا ہے لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ ان کتابوں کے مصنفوں کی ایسے سیوٹ ویسے جن کی دینی دا اسلامی خدمات اب از نہ رہے تکھی جانے کی تابیل ہیں ملٹ اسی کا انتشار کیا۔ اسی وقت سے ان سے ملنے اور ان کی زیارت کا اشتیاق دل میں رہا۔ آب از نہ رہے تکھی جانے کی تابیل ہیں ملٹ اسی کا انتشار کیا۔ اسی وقت سے ان سے ملنے اور ان کی زیارت کا اشتیاق دل میں رہا۔ ۸۰ سال قبل جب فحیضت کے لیے دارالعلوم مولانا محمد قاسم ناؤ توپی، حکیم الامت حضرت مولانا احمد رضا کا معلم نہ صرف ملٹ اسی کا انتشار کیا۔ دریافت کرنے پر بیشی علمی زندگی کی تختصر کا لگزاری بھی سنائی ہم نے جب قاضی صاحب سے دعویٰ کیا کہ کوئی نہ سنا ہے کہ جنلی خصیا اسی کا انتشار کیا۔ ماحب کا نہ صلوٰی اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی دیزرو ہم نے پوری دنیا کے سلسلے اسلام کا بلکہ اپ کے اعزاز میں ایک تاریخی جلسہ متفقہ کر کے ہم لوگ یا ہر کوئی کھڑے رہے۔ اس دوران ہم مونی رہے تھے کہ قاضی صاحب اپنی علمی تھہرتوں کی طرح اسلام حضرت مولانا علی میان ندوی نہ صرف اعلیٰ عالمی نظریہ ملٹ اسی کا انتشار کیا۔ ملٹ کی خاطر بھی پوری زندگی اور تھام ترتوں ایسا نظریہ اعتمادی اور دوں دوں دالی شخصیت کے مالک ہوں گے کچھ دیر کے بعد صرف کہیں، ان ہی مردم خیر طاقوں میں صلح اعظم کر دے۔ ایک شخص آباد کو تھارہ قدر ترک میں جو غالباً گوہام تھا، کے تعبہ مبارک پور کا جی شارہ ہوتا ہے جہاں سے ترددی شریف کے میں الا قوای ای شہرت یافتہ شارع حدا۔ ترکے اور بڑی تلاش کے بعد سامن کی کنجی سے ایک فرمی نکال کر ہمارے جواہر کیا اور کہا کہ ہی اور دوست راتھے سے عصا فیکھ ہوئے ہمارے قریب اگر کھڑا ہو گی، اچونکہ کری کا زمانہ تھا۔ اور مشکوہ شریف کے شارع صاحب مرعۃ حضرت مولانا عبداللہ صاحب رحمانی اور مورخ اسلام حضرت اسی لیے صرف بیان ہی کر رہا کام کر دی جی تھی کہیں کیوں نے اس طرح کے اپنے گھرے افراد چھوڑے جس پر تیکا کرنے بھی اپنے گھرے افراد کے دریافت و تاریخ کے میلان میں اپنی فرمی معمولی خدمات کے ذریعہ پوری دنیا لوگوں کے گھر میں پہنچ کر شفحتی، ہم کے کھوڑے تھے اس سے ۱۹۸۱ء میں صدر تھہرتوں کی زندگی اور اسی میں اپنے ملک کا نام روشن کیا۔ بیرون میں جب میں شہرور سری تاریخی کتابوں پر ہوں گے۔ ان کی اپنی احمدی نرق دعایت بیان کر دی، ہماری بات سن کر مکارتے بیش کیجئے کے ایواند و توصیفی سند کے نملے سے

ساحبِ مرحوم نے آپ سے شرفِ ملاقات کی اور بخت
بخشی و حکومت ہند نے بھی صدر تیموریہ کے باخوبیوں
سنگ عطا فرمائی اور آپ کی تحقیقی و تصنیفی خدمات
لو سرا با۔

آپ ایک ہمدرد انسان، منشار و نوش اخلاق
عالم اور دین کا ددد رکھنے والے غور صفت تھے
تحقیقی کام پر میں عرق خاتمی سے انعام دیتے ہو مسلمانوں
کو تعلیم کی طرف رفت و نہ کہ لئے "جا مو الجیازیہ"
لے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا، آپ گوناگون حصے
صلاحیت کی وجہ سے اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔
قارئین تحریرات سے درخواست پڑ جوانا مرحوم کے
لئے دعا لئے مغفرت فرمائیں۔

محمد راجہ جاوید بھٹکل، ملکجہر

موتِ عالمِ موتِ عالم

ان کو بھی کے ایک عرب ناشر سے ملوا یا جنپول نے
ان کی کتاب "رجال السنده الہند" شائع کی
یہ سب تفصیلات قاضی صاحب نے خود مجھ سے
کہی بار بیان کی اور میرے نام اپنے خطوط میں جو ایش
ان کو لپٹے محنہ ہی کے نام سے یاد کیا۔ رجال السنده
کے مقدمہ میں بھی قاضی صاحب نے منیری صاحب کے
اس احسان کا ذکر کیا ہے افسوس کہ چالیس پچاس
سال کے یہ دونوں رفیق صرف دو سال کے وقفے سے
اللہ کو پیارے ہو گئے پچاس سے زائد سال تک ملت
کی خاموش علمی خدمت کرنے والا یہ بے لوث خادم۔
مسلمانوں کے سماجی مسائل سے بھی کبھی غافل نہیں
رہا، ملت کے مسائل حل کرنے میں وہ مسلم پرنسپل لار
پورڈ ندوۃ العلماء لکھنؤ اور دارالعلوم دیوبند ندیہ
کے دکن انتظامی کی۔ حیثیت سے اخیر تک دوسرے
اکابر علماء کے ساتھ اس سی شریک رہے انتقال
کے وقت مولانا سید احمد اکبر آبادی کے بعد ماہنامہ
برہان کے اعتزازی مدیر اور شیخ الہند اکیڈمی کے
صدر بھی تھے عزیز یہ کہ علمی جمیعت تو اضع خاکساری
دنیا سے بے نیازی و بے رغبتی اور وسعتِ نظر کھنے
دلائلت کا ایک عظیم پیوست ۳ ارجولائی ۱۹۹۶ء
کو زندگی کی ۸۰ بہاریں دیکھ کر اور اپنے یحییٰ ملت
اسلامیہ کے علمی حلقوں میں ایک بظاہر ناقابل
تلائی خلا جھوڑ کر رہی جنت ہو گیا ہے
خدائختے بہت سی خومیان تھیں مرنے والے میں

قنوں کے قدیم مشہور معوف روكار خان سے تیار کردہ خوشبو دار عمدہ و اعلیٰ عطریات "شامات العین، عطر گلاب، روچ خس، عطر موتیا، عطر حنا، عطر گل، عطر بیوڑہ اس کے علاوہ فرحت بخش، درپر پا خوشبو ہوں سیل ریٹ پر ملتے ہیں۔
ایک بار آنے کا خدمت کا موقع دیں۔

العدد السادس - ٢٠١٣ - العدد السادس

یکسیورٹر اسٹریپ ہورٹر - قنوج یونی

۱۹۹۴-۱۳۷۰

پر کتاب بھی تو دنیا حیرت میں تھی کہ انہوں اس ہونگوں پر اتنا تاریخی مواد کہاں سے جمع کیا اور اس کو جزوئی کے نہ سے تکر کے دانے لانے سے تعجب کیا گیا لیکن قاضی صاحب نے اس سے بھی شکل اور تنگ پہلوؤں میں اپنی تحقیق کو مقید کر کے عرب و ہند کے ایک ایک جزو پر مفصل تاریخی کام کیا اور عہد رسالت ہندوستان سے عہد خلافتِ راشدہ، عہدِ اموی اور عہدِ عباسی ریاست پر الگ الگ مفصل کت میں لکھ کر پوری دنیا کے مورخین کو حیرت میں ڈال دیا اور وہ بھی علی گڑھ ندوہ یاد یوبند کی کسی بڑی لاپرواہی میں بیٹھ کر نہیں بلکہ اپنے گھر کے مدد و دکتب خانہ کی روشنی میں، اس طرح تحقیق کے اس شجے میں وہ بجا طور پر علامہ سید سیمان ندوی کی صفت میں شامل ہو گئے۔ قاضی صاحب کا ایک بڑا صفت یہ بھی تھا کہ مرحوم نے اپنے محسنوں کو کبھی نراموشن نہیں کیا اس کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ آج سے چالیس ہجساں سال قبل قاضی صاحب کو اعظم کردہ سے بعدی لانے اور علمی حلقوں میں معارف کرانے میں مرحوم الحاج محمد الدین میری صاحب بھی کلی کا بڑا ماتھ تھا۔ میری صاحب اس زمانہ میں انہیں خدام النبی پیغمبر کے کرتا دھرتا تھا اور دہائی سے جاہیلی کے لیے ماہنامہ البلاغ جاری کر رہے تھے اس کے یہ اس وقت ان کی نظر قاضی صاحب پر میری ان کو انھوں نے بھی بل کر اس خدمت پر مأمور کیا پھر کیا تھا۔ وہیں سے قاضی صاحب کچھ دنوں تک روزنامہ جمہوریت کی ذمہ داری سنبھالنے کے بعد اسی وقت سے انھوں نے روزنامہ انقلاب میں بھی احوال و معارف کے نام سے ایک کالم لکھنا شروع کیا جو سلسلہ بعد میں چالیس سال تک چلتا رہا دیکھتے ہی دیکھتے ان کی شہرت دوڑ دوڑ تک پہنچ گئی اور ان کے علمی مضامین کو بر صغیر میں قدموں منزہ نہ کی نگاہ سے دیکھی جائے گا یہ میری صاحب کی تھی اتنی مشہور ہو گئی کہ قاہروہ اور ریاض سے بھی اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہوئے، معرکے ایک مشہور عالم داکٹر عبد العزیز عبد الجبل نے بھی ان کی متعدد داروں کتابوں مثلاً "عرب و ہند عہد رسالت میں" اور "ہندوستان میں ہریوں کی حکومتوں" دیگر کا اولیٰ ترجمہ کیا اخود ہندوستان میں ندوہ اعلیٰ تحقیقات میں سلطان شہید پر مخدومی حضرت لاماعلیٰ میان صاحب دامت برکاتہم کی ایجاد و پرستی میں بکھی گئی، میری مجلس تحقیقات و شریعت میں زیر طبع کتاب بر بھی ان سے کچھ لکھوانے کا سیرازادہ تھا لیکن انسوس کم میری یہ درستہ ارش پارہ تکیل کو نہیں پہنچ سکی ان کی خاکساری ہے حامم تھا کہ میں جب بھی ان کے نام اپنے خط میں بی لفاظ رکھتا تو وہ اگلے خط میں ضرور بھے اس پر نقت بھرے انداز میں ڈائیٹ اور جواہی لفاظہ دھر کی تلقین کرتے تھے اسی صاحب کی زندگی سے جو سیق ملا وہ یہ تھا کہ آدمی چھوٹی جگہ رکھ جی بن سکتا ہے بشرطیکہ توفیق الہی کے ساتھ اس کا آن دوق اور جذب و دلوں بھی شامل ہوا اور مرحوم عملہ اس کو ثابت بھی کر کے دکھایا تھا اسی صاحب کی بھی خود بتایا کہ انھوں نے انہیں کتنا بیس خود کے فارغ بھی نہیں تھے بلکہ ان کی تعلیم خود ان کا آبائی وطن کے ایک چھوٹے سے مدرسہ میں ہوتی تھے اس کے باوجود ان کی عربی دانی کا یہ حامم تھا کہ صرف ہر سال کی عمر میں عربی میں ایک کتاب "خیر لزادی شرح بانت سعاد" کے نام سے تکمیل بعد میں اسی طرح بر اہ راست عربی بھی میں خود ان کی تکمیلی اس سے ضخیم و تاریخی کتابیں۔

۱- رحل الاستدلالہند (۲۰۱)، العقد الشیعی فتوح الہند (۲۳)، الہند فی عهد العباسی

خنک و تندبیب نہیں پایا جاتا، اور ان کے دلچسپی میں کوئی نگرانی و بچپنا میں پائی جاتی ہے اس لئے روحہ طاقت و قوت میں بھی کوئی اور جوان بھر ایمان و یقین میں سکھ جوان اور ان کی قوم خرک دیتے ہیں جس کی حسنہ میں مبتلاست اس کے نامہ پسندیدگی کے انوار و انکار میں بھی سخت افراد کے کچے ہیں، نوجوانوں کی بھی فرمی قیامت کے دن جب کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ تعالیٰ کے سامنے میں پوچھ

لہ کھنٹ ۱۳۔۱۲

دل کی گہرائیوں میں انتہا جانے والا

مُحَمَّدِيَّ دِيَنِيَّ مِیں ایک ہی نام



طہور اسوہ مسلم

جہاں کی مٹھائیاں ہر دل کو بھاری ہیں

اس پیشہ میں ہٹھائیاں

- افلاطون و نان خطایاں و دلی فروشنی
- انجیر رفہ اخروت برپی ملائی برفی
- ملائی میکو پانچالی طوفہ دودھی طوفہ
- گلاب جامن نیز قسم قسم کے لذت اور مختلف قسم کی مٹھائیاں

۲۵/۲۵، بلاکس روڈ، ناچارہ جگشن، بیجنی ۵
فون نمبر: ۰۰۸۴۶۶۳ - ۰۰۹۱۳۱۸

لبقہ: درس حدیث

بہت ہی غور و فکر اور احتیاط سے کام لیتے تھے حضرت
اسود حضرت جد اللہ سے رہایت کرتے ہیں، کہ تم
لوگ نوجوان تھے آسودہ حال تھے، لیکن ہم لوگوں
میں اپنے نفس پر قابو رکھنے میں ابھرے ہو گا
کوئی زخم۔

حضرت مولیٰ ائمہ علیہ وسلم کی تربیت نے ان
کے عقل و دل پر نیا ان اور حکما بتو اثر دلا لاختا ہے
ہیں وہ کمی جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان ملائے
تھے، اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی
تھی، اور ان کے تھاکر این عمر پر برکت پڑیں۔ میں حضور
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایماع کرتے تھے اچھے کے حالات
اوہ عمولات غرض ایک ایک چیز پر عمل کے لیے یہ میں
تھے اور اس کی فکر کرتے تھے کہ اس ایماع کے
لئے کہاں پر وہ کار آسانوں اور زیادے کا
مالک ہے ہم اس کے سوا کسی کو مدد نہیں
نہ پکاریں گے اگر اس کیا ہے تو اس وقت

ہم نے بعد از عقل بات کی ہی۔
یہ نوجوان اٹھے اور باطل کے مقابلہ میں کھڑے
ہو گئے، قائم و جابر بادشاہ کے سامنے جنکے سے انکار
کر جائی وہ جو کرتے تھے شہزادے بس کی بات نہیں،
وہ ہم نے کے لئے تازہ و خوش کر کے دھنوار نماز کے
در میان تناوت میں صروف ہوتے اگر کبھی ان کے
عناء کی جماعت چھوٹ جاتی تو پھر رات کا بھی حصہ
وہی ہے جو آسانوں اور زیادے کا بھے ہمی پروری
نوافل ہیں گذار دیتے، نوجوانوں کی بھی قسم
کائنات پر اسی کی فرمائشوں ای ہے وہم اس کے سوا
ہے جس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ایں
نوجوان جو عبادت رب میں پرداں چڑھا ہو شعبق
تھے تھاں کا شہزادے کا مالک ہے اس میں اس کا کھلہ
بھی شرک و سلسلہ دار نہیں زدہ اس کا خانہ ہے
ہوتا ہے۔

اس میں شہزادے کر باطل کے مقابلہ میں
جو شدھر بے بھر پر نوجوان ایک خدائی طاقت
تو اس وقت ہم نے بعد از عقل بات کی ہم حقیقے
تھیں، جو طاقت بھلائی اور خیر ہی کی طرف چلتی ہے،
بھاؤز کریں گے، اور صحیح راہ سے بہت جائیں گے
بھری ہست دشبات قدمی کے ساتھ دھا اپنار است
اس موقع پر باطل کے مقابلہ میں ان نوجوانوں کا
موقوف بہت کھل کر سامنے آ جاتے ہیں پھری خود
لب پر طاقور ایمان و عقیدہ رکھنے والے ان نوجوانوں
اعتمادی کے ساتھ آتا ہے جس میں ادنیٰ درج کا

تلارش کیا، اور خلف زبانوں کی تحریک ۳۴۳، احمد بن
حامطہ لورکیا تاریخی مقامات کا معاشر کیا۔ تاریخی
علماء توں اور کتابت کو دیکھا، پڑھا اور تعمیل کیا کہ
جس کیا پرسب کو مرتب کر کے ماں وہ کی تاریخی کتابی
تدریس تفصیل سے تحریری شکل میں سنائی۔

کتاب تین ابواب پر تقسیم ہے، باب اول میں
ماں وہ کتابوں کی تفصیل تاریخی ہے، باب دوم میں
تظام سلطنت، اقتصادی حالات، صفت و حرفت

ڈاکٹر ہارون رسید صدیق

مگر تجھیں ماں وہ اور اس کے آس پاس کی ابتدی خاص
طبعے دھارا دار مانندوں کی گلیاں، ان کی شرکیں مان
کے پرانے باغات ان کے نوئی اور سالاب، ان کی تدبیم
عمارتیں پہنچی کی یادیں دلار ہیں، اپنے باغوں کی گلیں
متوجہ کر ہیں اور مطالبہ کر رہی ہیں کہ کوئی صاحب
ملے کا پتہ۔ ۲۶۔ اسچ نگر بگرین لینڈ کاونی، انڈنیا ۱۹۵۴ء
مذوق بکلپو دلائل ندوہ العلامہ الحنفی، ۱۹۶۰ء
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مولانا سید
ابوالحسن علی ندوی دامت برکاتہم کتاب کے مقدمہ
میں فرماتے ہیں:-

سن ب کا ایک ہم باب ماں وہ کے علماء و شافعی مشتمل ہے
جونہ صرف ماں وہ بلکہ اسلامی پندوستان کے یہی ہمیں
غزوہ اور تاریخ سیرو تراجم کا بھی ایک ہم باب ہے، اسی
محفوظ کردے تھا کہ آئندہ نے والی نسلیں بھی کچھ ان کے
بارے میں جان سکیں، اور انقلابات دھرے کچھ کی
ایک دن وہ تھا کہ بورے ہند پر ہمارا اسلطان

تصرف تھا، ہماری طاقت و قوت، چارے عمل د
انصار اور ہماری حکمت ہمیں کا بول بالا تھا، اس وقت
نے الجا ایسا طال اللہ عصرہ اور بقولہ ستر
کون سوچ سکت تھا کہ ہزاروں بھی ہو گا، ہماری سے
المقام چاہ مولانا عبد اللہ عباس صاحب ندوی کے
مات دیکھ کر خیطان تملک انجاہ اور اس نے جام و سبو

فاروقی صاحب وہ باضان ہیں جو ہمیں رو رکر
اور ہنگ و رہا باب میں ایسا رجھا اور الجھا کیک ہمارا
تمنت ہیجا، تاج گھی، حلق گیا، راج گھی، رعب گیا، دا بگیا

بے شک فاروقی صاحب نے مالو کی کہانی،
مگر ہماری بدستی نکلی ہے ماں تک کہ جب ہم مکونیت
کے دام میں بوری طرح جذب کئے تھے ہوش آیا مکونیت
اب پھتائے کا ہوت ہے جب بڑا بچہ گئی کھیت

مالو جہاں ہم نے ایک ہولی زانڈ تک مکرانی کی
تفصیل مقامی مورخین کی حکمرانوں اور کچھ حفری
یعنی انسانیت کی تعلیم حاصل کی جو بکھرنا ہمیں ملتا، کچھ
تماری کے تذکرہ میں سیاحوں کے سفر ناموں، قدیم

بڑی منت و جانشنازی سے ساری تھی زبانی بیان
سلان بادشاہی بھر جو ہر ہاں تو قابوی دیانت کی دینداری کے
چاہے شال کے طور پر کتاب میں سللان قیامت دین کی تاریخ میں مذکور
مکونیت کے تذکرے کی وجہ کی جو بکھرنا ہے کوئی زبان
میں انسانیت کی تعلیم حاصل کی جو بکھرنا ہمیں ملتا، کچھ
علماء کے تذکرہ میں سیاحوں کے سفر ناموں کے بیان
بڑی منت و جانشنازی سے ساری تھی زبانی بیان
لاروں کے کتبوں اور سیاحوں کے سفر ناموں، قدیم

بڑی منت و جانشنازی سے ساری تھی زبانی بیان
لاروں کے سیاحوں کے سفر ناموں، قدیم
میں پائے جاتے تھے، فاروقی صاحب نے ان سب کو

مطہری میزبان

بھروسے گی عکت بول کے دو نخلوں کا آنا ضروری ہے!



ایک فکری بخش تھا جو بر حکمِ ربِ عزتِ مجھے آفاقی تعلیمات
عبدیت کی رشتنی اور عالمگیر سیاستی کی طرفتے لے گیا اور یہ
صرف دینِ اسلام کی صورت میں میسر اور وجود ہے۔
دانہِ اسلام میں داخل ہونے کا فیصلہ میر نے تشریف
کا فیصلہ تھا۔ میں نے جب پاکستان میں ایک مسلمان
خاندان کو قریب سے دیکھا تو میں سمجھا گئی کہ اسلام
میں علمی تحریک سے عورت کا کیا مقام اور کہ کیا ہے
بلکہ بھی مذہبِ نبودت کے حقوق کا اصل حکمدار ہے
عورت کے جس مقام و مرتبہ کا تعین کیجئے تھے اُنہیں
چھوڑدہ سو سال قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ
آج مغرب میں بھی اسے میسر نہیں۔

اور سب سے بڑا ہر حقوقِ اللہ کے ماتحت ملتوی
حقوقِ عباد کی ادائیگی ای اس دینِ فطرت کو باقاعدہ
مذاہب سے منداشت کرنے ہے اور اگر کسی مسلمان
معاشرہ میں عورت کا استعمال کیا جاتا ہے تو اس
کی ذمہ داری اسلام پر عالمگیری کی جا سکتی۔ یہی
دو حقوق ہیں جن سے مخفی میڈیا ہے ضرر ہے۔

مِنْتَصَر

عَلَيْهِ الْحَمْدُ

میدان فرنگوی

- سعودی عربی کا انگریزی اخبار "سودی گزٹ" کی اطلاع کے سطابق خادم حرمین شریفین شاہ فہد بن عبد العزیز کے حکم پر خانہ کجہ کی تجدید کا کام شروع واپس لایا جائے گا۔

• مسلم بوسینا جو کل تک عیسائی یورپی ہے
میں تم ہو چکا تھا چار سارے طویل جنگ و جہاد کے
اسلام کی جانب یزیری سے مائل ہے جہاں پہلے
ثقافتِ چھبلتی تھی آج وہیں اسلام کا نام گونج رہے
بوسینا کے شہر ترز لر کے علاج کرام اور دیگر سرجن
نے شہر میں شراب اور خنزیر کے گوشت کی خریدیں
کامنہ ہے،
ہو گیا ہے، یہ تجدید ۲۰۰۳ سال میں پہلی بار ہو رہی ہے
انشاء اللہ رب کام دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا، جتنہ اللہ
بودنیا کے ایک ارب مسلمانوں کا قبلہ ہے اس کا ایک
عاليٰ شان دروازہ ہے جس پر دوسو سو سو سو کلوگرام سونے
کے زر کا رسی دز ردوزی کی ہوئی ہے آخری بار
اس تجدید و آرائش ۲۰۰۴ میں ہوئی تھی۔

• مری خاں سرکاری سربراہی کی لئے حکم پرستی
لئے مخصوص فرار دے دیا ہے اسی طرح بوسینا
مفتی نے سلانوں سے اپنی کتاب جیسی اپ
بازاروں سے خنزیر کے گوشت اور شراب غانوں
تکال باہر کرنا ہوا افسوس نے کہا کہ یورپی عیسائی مک
نے اس گندگی کو ہمارے مسلم معاشرہ میں پھیلا کر
ٹھوڑا عرصہ تک ہمس اسلام سے سلاسل کر رکھا تھا۔
لئے مخصوص فرار دے دیا ہے اسی طرح بوسینا
مفتی نے سلانوں سے اپنی کتاب جیسی اپ
بازاروں سے خنزیر کے گوشت اور شراب غانوں
تکال باہر کرنا ہوا افسوس نے کہا کہ یورپی عیسائی مک
نے اس گندگی کو ہمارے مسلم معاشرہ میں پھیلا کر
ٹھوڑا عرصہ تک ہمس اسلام سے سلاسل کر رکھا تھا۔

۱۰ پاکستان نے ۲۶ سال سے بھلادش میں بچنے ہوئے اردو بولنے والے بہاریوں کو وابس میں غیر اسلامی اشیاء اور لقافت کو دوبارہ رانی نہیں ہونے دے گا۔

بلاڈسی جنگ آزادی کے دوران میں دہشت ۲ لاکھ ۲۸ ہزار اردو بولنے والے بھاریوں نے اعلان کی تھا کہ ۵۰ پاکستانی شہری ہیں اور بیکلاڈس میں نہیں تھے۔

لہذا چاہے ہیں میں ایک چوتھائی صدی گزر جانے کے بعد بھی وہ لوگ ابھی تک کمپوں میں زندگی گذار رہے ہیں۔ ہاکستانی دزارت خارجہ کے سکریٹری نے انہوں نے کہا کہ جنیادی طور پر میرے اندر

بھئی والوں کے لیے خوشخبری۔

اعلان عام

اپ کی خدمت کے لیے تیار
اہم اندازی اور دیانت داری کے ساتھ فلیٹ
دو گان، بیکھر گالا وغیرہ پہنچنے اور خریدنے اور کلای یون
دینے اور لینے والوں کے لیے ایک بہترین
آفس: جو جھوٹ اور دھوکہ اور بے ایمانی سے
پاک اور صاف اپ کی خدمت کے لیے

تشریف لاکر بھیں خدمت کا موقع پڑھ دیں:
پروردہ امیر: الحبیح سراج محمد صدیق
الصلی اللہ علیہ وسلم
ویشاںی انگر جو گیشواری ادیت کبھی عالم
قوں آفیں: ۳۱ اونٹ، ۶۲۰، آفسن ۲۱، ۳۶۳۷۱، انگر لارڈ، ۰۴۵۵۰

کوشش بھی کرنی چاہئے۔
سر :— اگر کسی نے شاکی نماز کے بعد وتر پڑھنے
اور وہ رات کو تہجد کے وقت اللہ گیا تو کیا اسے صرف
تہجد پڑھنا چاہئے یا اخیر میں وتر پھر سے پڑھنا چاہئے؟
ج :— اگر وتر پہلے پڑھ یہے تھے تو تہجد کے وقت
وتر دوبارہ نہ پڑھنے جائیں صرف تہجد کی نماز پڑھی
جائے۔

• محمد طارق تدوی •

سوانح وجوب

س:- بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مسلمان کی لاش
پر جھوپرات نہیں کئے جاسکتے، حقیقی اس کی لاش
کی چیز بھاڑ نہیں کی جا سکتی اور غیر مسلم کی لاش
پر کر سکتے ہیں؟ کیا ایسا کہنا درست ہے؟
ج:- کسی انسان کی لاش کی بے حرمتی جائز نہیں ہے
زمسلمان کی اور نہ غیر مسلم کی۔

س:- ایک شخص کے پاس کمی قرک ہیں جن کی لاکھوں
روپے قیمت ہے ان پر زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟
ج:- ٹرکوں کی قیمت پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے،
ابتداء جو آمد نی ہوگی اس پر حسب قاعدہ زکوٰۃ
واجب ہوگی۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ بنی

ہول سیل چشموں
کے فینسی فریم اور لینس کے لیے
ناظر آپٹیکلز
تشریف لائیں
ڈی 37/152 - کوڈai کے جو کے
(مودھر جپانی گلی) دارانی
TAJ OPTICALS
WHOLE SALE SPECTACLE
FANCY FRAMES & LENSE
PLEASE
CONTACT
TAJ OPTICALS
D-37/152 KODAI - KI -
CHOWKI (MADHUR JAL PAN)
GALI) VARANASI
P.H. 352797 RES. 342127
342106

تعمیرات

ایسی نئی نسلوں کو عالم سے
حالات سے باخبر رکھنے کیلئے
تغیریات کے مطابع کے تغییب
دیکھئے

ج:۔ گیارہوں میں لوگ مجھانی وغیرہ نذر کر داتے ہیں کیا ایسی اشیا کو کھا سکتے ہیں؟
ج:۔ ایسی چیزوں کے لحاظ سے مالدار آدمی کو جتنا
کرنا چاہیے۔